(317)

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

شرح چندہ پیشگی
سالانہ [illegible]
ششماہی [illegible]
سہ ماہی [illegible]
بیرون ہند سالانہ [illegible]

قیمت ایک آنہ

ایڈیٹر غلام نبی

روزنامہ

الفضل

قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۷ | ۲۰ ربیع الاول سنہ ۱۳۵۸ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۱ مئی سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ مئی سنہ ۱۹۳۹ء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱۰ بجے شب کی ڈاکٹر رپورٹ مظہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

آج صاحبزادہ مرزا منظفر احمد صاحب کی دعوت ولیمہ کی تقریب کی خوشی میں مقامی دفاتر اور مدارس میں تعطیل رہی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

باجا اور آتش بازی

"نکاح پر باجا بجانے اور آتش بازی چلانے کے متعلق سوال ہوا۔ تو فرمایا:۔ ہمارے دین میں دین کی بنا ئیسر پر ہے۔ عُسر پر نہیں۔ اور پھر انما الاعمال بالنیات ضروری چیز ہے۔ باجوں کا وجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں نہ تھا۔ اعلانِ نکاح جس میں فسق و فجور نہ ہو۔ جائز ہے۔ بلکہ بعض صورتوں میں ضروری شے ہے۔ کیونکہ اکثر دفعہ نکاحوں کے متعلق مقدمات تک نوبت پہونچتی ہے۔ اور پھر وراثت پر اثر پڑتا ہے۔ اس لئے اعلان کرنا ضروری ہے۔ مگر اس میں کوئی ایسا امر نہ ہو۔ جو فسق و فجور کا موجب ہو رنڈی کا تماشا۔ آتشبازی فسق و فجور اور اسراف ہے۔ یہ جائز نہیں۔

باجے کے ساتھ اعلان پر پوچھا گیا۔ کہ جب برات لڑکے والوں کے گھر سے چلتی ہے۔ کیا اسی وقت سے باجا بجتا جائے۔ یا نکاح کے بعد۔ فرمایا ایسے سوالات اور جزئی در جزئی نکالنا بے فائدہ ہے۔ اپنی نیت کو دیکھو۔ کہ کیا ہے۔ اگر اپنی شان و شوکت دکھانا مقصود ہے تو فضول ہے۔ اور اگر یہ غرض ہے کہ نکاح کا صرف اعلان ہو۔ تو اگر گھر سے بھی باجا بجتا جائے۔ تو کچھ حرج نہیں ہے۔ اسلامی جنگوں میں بھی تو باجا بجتا ہے وہ بھی ایک اعلان ہوتا ہے۔" ؎

رکوع اور سجدہ میں قرآنی دعائیں جائز نہیں

"مولوی عبد القادر صاحب لودہانوی نے سوال کیا۔ کہ رکوع اور سجود میں قرآنی آیت یا دُعا کا پڑھنا کیسا ہے؟ فرمایا۔ سجدہ اور رکوع فروتنی کا وقت ہے اور خدا کا کلام عظمت چاہتا ہے۔ ماسوائے اس کے حدیثوں سے کہیں ثابت نہیں ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی رکوع یا سجود میں کوئی قرآنی دُعا پڑھی ہو۔"

(الحکم ۲۴ اپریل سنہ ۱۹۰۳ء)

"مکرر آتش بازی کے متعلق فرمایا۔ کہ اس میں ایک جزو گندھک کا بھی ہوتا ہے۔ اور گندھک وبائی ہوا صاف کرتی ہے۔ مثلاً انار بہت جلد ہوا کو صاف کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص صحیح نیت اصلاح ہوا کے واسطے ایسی آتشبازی جس سے کوئی خطرہ نقصان کا نہ ہو۔ چلاوے۔ تو ہم اس کو جائز سمجھتے ہیں۔ مگر یہ شرط اصلاحِ نیت کے ساتھ ہو۔ کیونکہ تمام نتائج نیت پر مترتب ہوتے ہیں۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ ایک صحابی نے گھر بنوایا۔ اور آپ کو مجبور کیا۔ کہ آپ اس میں قدم ڈالیں آپ نے اس مکان کو دیکھا۔ اس کے ایک طرف کھڑکی تھی آپ نے دریافت کیا۔ کہ یہ کس لئے بنائی ہے۔ اس نے عرض کیا کہ ٹھنڈی ہوا کے آنے کے واسطے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تو اذان سننے کے واسطے اس کی نیت رکھتا۔ تو ہوا تو آہی جاتی اور تیری نیت کا ثواب بھی تجھے مل جاتا۔" (الحکم ۲۴ اپریل سنہ ۱۹۰۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا منظفر احمد صاحب آئی سی ایس کی شاندار دعوت ولیمہ

قادیان ۹ مئی آج بعد نماز عصر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم ۔ اے نے صاحبزادہ مرزا منظفر احمد صاحب کے ولیمہ کی دعوت نہائت وسیع پیمانہ پر دی جس کا انتظام مدرسہ احمدیہ اور بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے وسیع صحن میں تھا۔ مدعوین کو بٹھانے کا انتظام نہائت قرینہ سے کیا گیا۔ علیحدہ علیحدہ بلاک بنا دیئے گئے۔ اور ہر بلاک میں سولہ سولہ افراد کے لئے جگہ تھی۔ جہاں ہر ایک کے سامنے الگ الگ خالی برتن پہلے سے رکھ دیئے گئے تھے۔ کھانا کھلانے والے ہر بلاک کے لئے معین تھے۔ اس طرح کھانے کی تقسیم نہائت احسن طریق پر ہوئی اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے تشریف لانے پر کھانا شروع کیا گیا۔ قادیان کے قریباً ساڑھے پانسو افراد مدعو تھے۔ جن میں سے بعض مقامی غیر احمدی بھی تھے۔ قریباً ایک سو کام کرنے والے ان کے علاوہ تھے۔ علاوہ ازیں اڑھائی صد مستورات کو سیدہ ام منظفر احمد صاحب نے مدعو کیا۔ جن کے کھانے کا انتظام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے مکان میں تھا۔ قریب کے دیہات کی احمدی جماعتوں سے بھی دوست مدعو تھے۔ سوا دو صد مقامی ہندو اور سکھ صاحبان بھی مدعو تھے۔ جن کے لئے ہندوؤں نے ہی کھانا تیار کیا اور کھلایا۔

بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کا صحن جھنڈیوں سے اور بڑا دروازہ پھول پتیوں سے سجایا گیا۔ روشنی کا بھی بہت اچھا انتظام تھا۔ ایک خاص جدت اس دعوت میں یہ کی گئی۔ کہ لاؤڈ سپیکر لگا کر مناسب محل نظموں اور تقریروں کا انتظام کیا گیا۔ اور کھانا شروع ہونے سے قبل ہی یہ پروگرام شروع کر دیا گیا۔ جو زیر انتظام مولوی عبد الوہاب صاحب عمر کھانا ختم ہونے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دعا کرنے تک باقاعدہ جاری رہا۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی نظمیں پڑھی گئیں۔ ان کے علاوہ بعض اصحاب کی تازہ نظمیں بھی سنائی گئیں۔ نیز چند اصحاب نے تقریریں کیں۔

اس دعوت کا انتظام حضرت سید محمد اسحٰق صاحب نے کیا۔ اور غیر مسلموں کو کھانا کھلانے کے انتظام کی نگرانی جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کے سپرد تھی۔ صاحبزادہ مرزا منظفر احمد صاحب بذات خود صدر دروازہ میں کھڑے ہو کر مہمانوں کا استقبال کرتے رہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نوجوان اور بچے کھانا کھلانے میں مصروف تھے۔

غرض خدا تعالیٰ کے فضل سے دعوت ولیمہ نہائت عمدگی کے ساتھ اعلیٰ پیمانہ پر ہوئی؛

چودھری پیر محمد صاحب کے متعلق اعلان

چودھری پیر محمد صاحب المعروف پیراندتا صاحب ساکن موضع شاہ پور سرداراں ڈاکخانہ ڈڈالہ بانگر ضلع گورداسپور نے ۱۵ جون ۳۶ء کو ایک اقرار نامہ محکمہ دار القضاء میں اس امر کا تحریر کر کے دیا تھا۔ کہ وہ جلدی ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب کی خوردسالہ لڑکی نصرت بی بی کو ان کے سپرد کر دیں گے۔ مگر باوجود معزز اصحاب کے سمجھانے اور رجسٹرڈ نوٹس کے وصول کرنے کے انہوں نے سلسلہ کے حکم کی تعمیل نہیں کی۔ لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر ۲۰ مئی سے پہلے پہلے چودھری پیر محمد صاحب نے نصرت بی بی کو ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب کے حوالہ کر کے نظارت امور عامہ کے شعبہ تنفیذ میں رپورٹ نہ کی تو ۵/۲۹

۵ مئی کا خطبہ ۱۲ مئی کو ہر جگہ سنایا جائے

ہر احمدی مرد عورت اور بچہ کو آگاہ کر دیا جائے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۵ مئی کو جو خطبہ جمعہ پڑھا۔ وہ عنقریب شائع ہونے والا ہے۔ مگر اس کے شائع ہونے سے پہلے ضروری ہے۔ کہ ہر جماعت یہ انتظام کرے کہ ۱۲ مئی کو ۵ مئی کا خطبہ ہر جگہ سنایا جائے۔ اور اس کے مضمون و مفہوم سے ہر احمدی مرد عورت اور بچے کو آگاہ کیا جا سکے۔ تا احباب تحریک جدید کے متعلق اپنے وعدوں کے سو فی صدی پورا کرنے کی طرف خاص توجہ کریں۔

قادیان کے احباب میں سے حضور کا خطبہ سنکر بہت سے دوستوں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ جلد سے جلد اپنے وعدے سو فی صدی پورے کر دیں گے۔ اور کئی دوست ہیں جنہوں نے کوشش کر کے اپنا وعدہ سو فی صدی پورا بھی کر دیا ہے۔ چنانچہ مکرم چودھری غلام حسین صاحب پی۔ ایس۔ سی ریٹائرڈ نے اپنے وعدہ کی رقم ۱۴۵ روپے اور ملک غلام ربانی صاحب طالب علم احمدیہ ہوسٹل نے ۱۵/۸ روپے داخل کر دیئے ہیں۔ حالانکہ ان کا وعدہ آخر سال کا تھا۔ ڈاکٹر لعل محمد صاحب محلہ دار العلوم نے بھی اپنے وعدہ کی رقم ۲۵ روپے یکمشت داخل خزانہ کر دی ہے۔ میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے سی نے ۲۵۴ کا وعدہ اس وقت کیا تھا۔ جبکہ وہ ملازمت پر تھے۔ اور لکھا تھا کہ ادائیگی قسط وار ہو گی۔ مگر کچھ عرصہ بعد آپ ریٹائر ہو گئے۔ اور پنشن پا کر دار الامان تشریف لے آئے۔ اب آپ نے حضور کا خطبہ سنکر اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کر دیا ہے۔ آئندہ کے متعلق آپ کے دریافت کرنے پر جب خاکسار نے عرض کیا کہ پنشنروں کے لئے حضور نے رعائت کی منظوری عطا فرمادی ہے۔ اور آپ اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ تو میاں صاحب نے فرمایا کہ بیشک حضور نے ازراہ شفقت پنشنروں کو رعائت عطا فرمائی ہے۔ مگر مومن کا قدم پیچھے نہیں ہٹا کرتا بلکہ آگے بڑھتا ہے۔ اور میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر کامل بھروسہ رکھتا ہوں۔ کہ وہ میرے لئے تحریک جدید کی قربانیوں میں آگے بڑھنے کے لئے غیب سے سامان پیدا کرے گا۔ اور میں آئندہ بھی آگے ہی بڑھا کروں گا۔

غرض ہندوستان کی جماعتوں کو خواہ شہری ہوں یا زمیندار ۳۱ مئی تک اپنے وعدوں کی کم از کم نصف رقم بھیجدینی چاہیئے۔ اس کے لئے ضرورت ہے کہ ۵ مئی کے خطبہ کے مضمون سے احمدی مردوں عورتوں اور بچوں کو صحیح طور پر آگاہ کر دیا جائے یہ خطبہ تحریک جدید کی طرف سے ہر جماعت اور براہ راست وعدہ کرنے والے افراد تک پہونچایا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ جماعتوں اور افراد کو اس کا انتظار کرنا چاہیئے؛

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے متعلق اعلان

چونکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ آج کل ترجمہ قرآن کریم میں مصروف ہیں۔ اس لئے تا اطلاع ثانی ملاقاتیں بند رہیں گی۔ احباب کو چاہیئے کہ ان کا کام جس نظارت سے متعلق ہو۔ اس کے ناظر صاحب سے ملیں اگر کوئی دوست خیال کریں کہ حضور سے ان کا ملنا ضروری ہے۔ تو وہ ناظر صاحب متعلق کی تصدیق لائیں؛

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین)

۲۹ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور درخواست کی جائے گی کہ چودھری پیر محمد صاحب کو جماعت سے خارج کر دیا جائے۔ انچارج شعبہ تنفیذ

الفضل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ

تعلیم ناخواندگان کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی سکیم

اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار "پیغام صلح"

ان دنوں ہندوستان کی تمام صوبجاتی حکومتیں اپنے اپنے صوبوں سے جہالت کا مرض دُور کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا ایک "یوم تعلیم" مقرر کر کے حکومت یو۔پی نے خاص طور پر ناخواندگان کو پڑھانے کی تحریک کو وسعت دی اور حکومت کے بڑے بڑے افسر حتےٰ کہ گورنر نے بھی اس میں حصہ لیا۔ ادھر اسلام نے اپنی تعلیم کی بنا ہی علم پر رکھی ہے۔ اور علم سیکھنے کی ہر شخص کو ترغیب دی ہے۔ یہاں تک کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اگر کوئی شخص حصول علم کے لئے جدوجہد کرتا ہوا فوت ہو جائے۔ تو خدا تعالےٰ اس کو شہید قرار دیتا ہے۔ اب جبکہ دوسری اقوام تعلیم میں ترقی کر رہی اور زندگی کی دوڑ میں ایک دوسری سے بڑھ رہی ہیں۔ ضروری ہے۔ کہ جماعت احمدیہ جو اسلام کی سچی خادم ہے۔ اور اسلام کو سب اقوام تک پہونچانا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ وہ بھی تعلیم کی طرف متوجہ ہو۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے حال ہی میں اس اہم امر کی طرف توجہ فرمائی۔ اور احمدی نوجوانوں کی ایک انجمن خدام الاحمدیہ کو ارشاد فرمایا۔ کہ چھ ماہ کے اندر اندر قادیان کے تمام ناخواندہ احمدی مردوں اور عورتوں کو اس حد تک تعلیم دینے کا انتظام کریں۔ کہ

۱۔ قرآن پڑھنا آجائے۔

۲۔ نماز با ترجمہ سیکھ لیں۔

۳۔ اُردو لکھ پڑھ سکیں۔

۴۔ سو تک کے ہندسے لکھ پڑھ لیں۔

ظاہر ہے۔ کہ اس تعلیم کا کوئی پہلو بھی ایسا نہیں۔ جس پر کوئی اعتراض کیا جا سکے۔ قرآن خدا تعالےٰ کا کلام ہے اور ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ اس کو پڑھے۔ اسی طرح نماز ایک فریضہ ہے۔ جس کی ادائیگی خدا تعالےٰ نے ہر مسلمان کے لئے ضروری قرار دی ہے۔ اور محض نماز کے الفاظ کا زبان سے دُہرا دینا کافی نہیں۔ جب تک یہ بھی معلوم نہ ہو کہ انسان کہہ کیا رہا ہے اور اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ ترجمہ آتا ہو۔ سکیم کا یہ حصہ خالص دینی تعلیم کے متعلق ہے۔ اور دوسرا عام ہے۔ کہ ہر شخص اُردو لکھ پڑھ سکے۔ اور تھوڑا بہت حساب جان لے یہ بھی نہایت ضروری ہے۔ لیکن غیر مبائعین کی رگ عداوت اس موقعہ پر بھی پھڑکے بغیر نہ رہ سکی۔ اور ان کے مسلمہ آرگن "پیغام صلح" (۴ر مئی) نے اس کے خلاف لکھ کر اپنی بے ہودہ گوئی کو انتہا تک پہنچا دیا۔

چنانچہ لکھتا ہے:۔

"گو تو یہ تعلیم ایک مفید خدمت ہے۔ مگر غلط طریق۔ اور غلط مقاصد کے ماتحت جو تعلیم دی جاتی ہے۔ وہ فائدہ کی بجائے نقصان کا موجب ہوتی ہے"

اور بالآخر یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ:۔

"ایسی تعلیم سے جہالت بہتر ہے!"

مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا "پیغام صلح" کے نزدیک یہ سکیم اس لئے غلط طریق پر ہے۔ کہ اس میں قرآن اور نماز سکھائی جاتی ہے۔ یا اس لئے غلط مقاصد کے ماتحت ہے۔ کہ نوشت وخواند کی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے۔ کیا "پیغام صلح" کے نزدیک مسلمانوں کو قرآن پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ یا نماز با ترجمہ جاننے کی حاجت نہیں۔ اگر ہے۔ تو اس کے لئے انتظام کو غلط طریق کیونکر کہا جا سکتا ہے۔ اگر یہ "غلط طریق" ہے۔ تو "پیغام صلح" ہی بتائے۔ کہ صحیح طریق کونسا ہے؟

پھر یہ بھی "پیغام صلح" کی سراسر بے ہودہ سرائی ہے۔ کہ اس سکیم کی تہہ میں غلط مقاصد کارفرما ہیں۔ جاہل اور ان پڑھ طبقہ کو تعلیم دینا حیوان کو انسان بنانا ہے۔ بُرے بھلے کے پرکھنے کی قابلیت پیدا کرنا ہے۔ خدا اور اس کے رسُول کی اطاعت کا احساس پیدا کرنا ہے۔ غرض ہر لحاظ سے اس کا مقصد نیک ہی ہے۔ مگر جس کی سمجھ میں یہ بات نہ آئے۔ یا جو دیدہ دانستہ نہ سمجھنا چاہے۔ اسے کون سمجھا سکتا ہے۔

غرض ایک نہایت مبارک۔ اور مفید تحریک کے خلاف لکھ کر "پیغام صلح" نے ایک دفعہ پھر اس دُشمنی اور عناد کا مظاہرہ کیا ہے۔ جو غیر مبائعین کے سینہ میں جماعت احمدیہ کے خلاف روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ اور جس کی وجہ سے جماعت احمدیہ کی ہر بات کی مخالفت وُہ اپنا فرض سمجھ بیٹھے ہیں۔ خواہ وُہ مخالفت کیسی ہی مضحکہ خیز کیوں نہ ہو۔ اور خواہ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد خود اس پر عمل کرنے کے خواب دیکھنے لگیں۔ کئی بار ایسا ہو چکا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی کسی تجویز پر انہوں نے بڑے شد ومد سے اعتراضات کئے۔ مگر کچھ ہی عرصہ کے بعد اس میں تھوڑی بہت کمی بیشی کر کے اسے اپنے ہاں رائج کرنے پر آمادہ ہو گئے۔

اب کے غیر مبائعین کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اس تحریک کی نقل اتارنے کی جرأت ہو۔ یا نہ ہو۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے تعلیم ناخواندگان کے متعلق فرمائی ہے۔ لیکن اس بارے میں "پیغام صلح" نے جو کچھ لکھا ہے۔ اس نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ ان لوگوں کا بغض وحسد لاعلاج ہو چکا ہے۔ ورنہ ان پڑھوں کے لئے ضروری دینی اور دُنیوی تعلیم کا انتظام کرنا بھی کوئی ایسا امر ہے۔ جس پر کوئی عقل و ہوش رکھنے والا انسان کسی قسم کا اعتراض کر سکے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس بارے میں جو سکیم بیان فرمائی۔ اور جس پر مرکز سلسلہ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے سرگرمی کے ساتھ عمل شروع ہو چکا ہے۔ اسے تو غلط طریق اور غلط مقاصد کے ماتحت کہہ دیا گیا۔ مگر آج تک "پیغام صلح" کے "حضرت امیر" کو اتنی بھی توفیق نہ ملی۔ کہ اپنی چند افراد کی پارٹی کے متعلق ہی تعلیم کا کوئی انتظام کرتے دراصل اعتراض کرنا آسان ہے۔ مگر کچھ کر کے دکھانا مشکل ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ توبہ کے متعلق اسلام کی بصیرت افروز تعلیم

توبہ ایک اسلامی اصطلاح ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ انسان اپنے گزشتہ گناہوں کے متعلق اللہ تعالےٰ سے صدق دل سے معافی مانگے اور آئندہ کے متعلق یہ عہد کرے۔ کہ وہ ہر قسم کے گناہوں سے بچتا رہے گا اور خدا تعالےٰ کی خوشنودی اور اس کی رضا کے حصول کے لئے اسکے احکام پر عمل کرنا اپنی زندگی کا مقصد قرار دے گا۔ توبہ سوہنہ کی لاف و گزاف کا نام نہیں۔ بلکہ ایک عملی تغیر کا نام ہے۔ اس عظیم الشان تغیر کا جو انسانی قلب کو گداز کر دیتا اور اس کی ماہیت کو بالکل بدل دیتا ہے۔ پس توبہ کوئی قولی نہیں بلکہ فعلی کیفیت ہے۔ اور یہ کیفیت کبھی یکدم پیدا نہیں ہوسکتی۔ بلکہ ایک لمبی ریاضت روحانیہ کے نتیجہ میں انسانی قلب پر وارد ہوتی ہے۔ ہاں شاذ و نادر کے متعلق یکدم بھی ایسی حالت رونما ہوسکتی ہے، مگر جب بھی ایسا ہوگا۔ اس کا محرک کوئی ایسا عظیم الشان سبب ہوگا۔ جو اسکی ہستی کو بالکل بدل ڈالیگا اور وہ پہلا انسان نہیں رہے گا۔ بلکہ اپنے آپ کو ایک نئے جامہ میں ملبوس دیکھے گا۔

عام لوگوں کو ایک خطرناک غلطی یہ لگی ہوئی ہے۔ کہ وہ استغفار اور توبہ میں فرق نہیں کرتے، حالانکہ توبہ کبھی مکمل نہیں ہوسکتی جب تک انسان گزشتہ گناہوں پر اپنے دل میں ندامت پیدا نہ کرے۔ جب تک گزشتہ فرائض جو ادا ہوسکتے ہوں ادا نہ کرے۔ اور جب تک ان گناہوں کا ازالہ نہ کرے۔ جن کا ازالہ ہوسکتا ہو۔ مثلاً اگر کسی کی دلشکنی کی ہے۔ تو جب تک اس سے معافی نہ مانگی جائے گناہ دور نہیں ہوگا۔ ہاں اگر کوئی ایسا گناہ ہے جس پر اللہ تعالےٰ نے پردہ ڈالا ہوا ہے۔ تو یہ از خود اللہ تعالےٰ کی ستاری کی چادر اٹھانے کی کوشش نہ کرے۔ کیونکہ اس طرح اللہ تعالےٰ ناراض ہوتا ہے اسی طرح تکمیل توبہ کے لئے ضروری ہے۔ کہ جن لوگوں کو اس سے نقصان پہونچا ہو۔ انکے نقصانات کا ازالہ کرے اور ہوسکے تو احسان کرے۔ اور اگر احسان کرنا اس کی طاقت سے باہر ہو تو دُعا سے ہی اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کرے۔ اسی طرح یہ عہد واثق کرے۔ کہ میں آئندہ قطعاً گناہ نہیں کروں گا۔ اور نیکی کی طرف اپنے نفس کو راغب کرے۔ جب ان امور کو کوئی شخص پایۂ تکمیل تک پہونچا دیتا ہے۔ تو کہا جاتا ہے۔ کہ فلاں شخص نے توبہ کی۔ اور پھر اس توبہ کے بعد خدا تعالےٰ بھی انسان کے گزشتہ گناہ معاف کر دیتا۔ اور اسے اپنی رضا اور محبت کی خلعت فاخرہ سے مفتخر ہوتا ہے ؛

مگر افسوس ہے وہ غیر مسلم اصحاب جو اسلامی اصطلاحات سے ناواقف ہیں۔ وہ بعض دفعہ توبہ ایسی نفس انسانی کو پاک کرنے والی تعلیم پر بھی اعتراض کرنے سے باز نہیں آتے۔ اور کئی قسم کے ناواجب کلمات توبہ کے متعلق اپنی زبان سے نکلتے رہتے ہیں ؛

توبہ پر ایک اعتراض اور اسکا جواب

چنانچہ مسئلہ توبہ پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے۔ کہ اس سے بدی کا دروازہ کھلتا۔ اور بجائے اخلاق میں ترقی ہونے کے تنزل رونما ہو جاتا ہے۔ کیونکہ انسان جانتا ہے۔ کہ میں جب چاہوں گا توبہ کر لوں گا۔ پس چونکہ وہ سمجھتا ہے کہ خواہ میں کس قدر گناہ کیوں نہ کر لوں۔ میری ایک ہی توبہ سب پر پانی پھیرنے کے لئے کافی ہے۔ اس لئے گناہ پر دلیر ہو جاتا ہے ؛

مگر حقیقت یہ ہے کہ قرآنی اصطلاح میں انسان کو تائب اسوقت کہا جاتا ہے۔ جب وہ نفس امارہ کی پیروی سے بالکل آزاد ہوکر اور خدا تعالےٰ کے لئے ہر ایک تلخی کو بخندہ پیشانی برداشت کرکے آستانہ الوہیت پر گر جاتا اور نفسانیت اور ہوا و ہوس کا دامن جھٹک کر الگ ہو جاتا ہے۔ جب کوئی شخص یہ عزم مصمم کرکے گناہوں سے الگ ہونے کا اقرار کرتا ہے۔ تو اس وقت کہا جاتا ہے کہ اس نے توبہ کی۔ اور ایسا شخص ہی اسلامی تعلیم کے مطابق اس قابل ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کے سابقہ گناہوں سے چشم پوشی کرے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ من تاب وعمل صالحاً فانہ یتوب الی اللہ متابا۔ کہ جو شخص اپنے سابقہ گناہوں کا اقرار کرے۔ اور آئندہ کے لئے نیک اعمال میں ہمہ تن مشغول ہو جائے۔ تو وہی شخص اس قابل ہوتا ہے۔ کہ اسے تائب الی اللہ کہا جائے، دوسری جگہ فرماتا ہے۔ الذین تابوا واصلحوا وبینوا فاولٰئک اتوب علیھم وانا التواب الرحیم۔ کہ میں انہی لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہوں۔ جو نہ صرف گناہوں کی معافی چاہیں بلکہ آئندہ کے لئے نیکی اختیار کریں۔ اور نہ صرف خود نیک اور پاک بنیں بلکہ دوسروں کو بھی نیکی کی تلقین کریں۔ اگر وہ ان شرائط کو پورا کرلیں۔ تو میں تواب اور رحیم ہوں۔ پھر ایک اور مقام پر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ انما التوبۃ علی اللہ للذین یعملون السوء بجھالۃ ثم یتوبون من قریب فاولٰئک یتوب اللہ علیھم وکان اللہ علیماً حکیما۔ ولیست التوبۃ للذین یعملون السیات حتیٰ اذا حضر احدھم الموت قال انی تبت الآن ولا الذین یموتون وھم کفار اولٰئک اعتدنا لھم عذاباً الیما۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے ذمہ جن لوگوں کی توبہ قبول کرنا ہے وہ وہی ہیں جو جہالت کی وجہ سے بدیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ مگر جلدی ہی پشیمان ہوکر اللہ کی طرف توجہ کرتے ہیں ایسے لوگوں پر اللہ ضرور رحم کرے گا۔ کیونکہ وہ علیم اور حکیم ہے۔ وہ جانتا ہے کہ انہوں نے کن حالات میں گناہ کیا۔ اور پھر کس قدر جلد وہ پشیمان ہوکر اللہ تعالےٰ کی طرف لوٹے۔ اسی طرح وہ حکیم ہے اگر وہ پشیمان شخص کو بھی اپنے سینہ سے نہ لگائے۔ تو وہ زود رنج اور کینہ توز ٹھہرے گا۔ حالانکہ خدا ایسا نہیں وہ ہر کام حکمت سے کرتا ہے۔ مگر ان لوگوں کی توبہ کوئی توبہ نہیں جو ساری عمر بدکاری کرتے رہتے ہیں۔ لیکن جب مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ توبہ اور نہ وہ لوگ جو کافر ہونے کی حالت میں ہی مریں ان کے لئے کوئی توبہ کا مقام ہے۔ ان کے لئے تو ہم نے عذاب الیم تیار کیا ہوا ہے ؛

ایک اور مقام پر فرماتا ہے انی لغفار لمن تاب وامن وعمل صالحاً ثم اھتدیٰ۔ کہ میں غفار تو ہوں مگر انہی لوگوں کے لئے جو پہلے توبہ کریں۔ پھر اپنے ایمان کی تجدید کریں۔ پھر اعمال صالحہ کریں اور پھر ہدائت کی بلندیوں کی طرف صعود کریں۔ اب ہر شخص خود ہی سمجھ سکتا ہے کہ جب اسلام توبہ کے لئے اس قدر شرائط کا اجتماع ضروری قرار دیتا ہے۔ تو کسی کے دل میں جو سچے دل سے توبہ کرنے کا خواہشمند ہوگا یہ خیال کس طرح پیدا ہوسکتا ہے کہ آج توبہ کر لیتا ہوں۔ کل پھر گناہ کر لوں گا یہ تو ان کڑی شرائط کو دیکھ کر کانپ اٹھے گا۔ اور یا تو توبہ نہیں کرے گا۔ اور اگر کرے گا تو ایسی مخلصانہ کہ مرتے دم تک گناہ کے قریب نہیں پھٹکے گا۔ اس صورت میں توبہ گناہ پھیلانے والی نہیں بلکہ گناہ کو مٹانے والی قرار پائے گی ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی موت کا وقت معلوم نہ ہونا

پھر توبہ گناہوں کی تب محرک ہو سکتی تھی۔ جب انسان کو اس کی موت کا وقت بھی بتا دیا جاتا۔ اور وہ وقت معلوم کر کے یہ سمجھ لیتا۔ کہ ابھی تو عمر کافی ہے۔ خوب جی بھر کر گناہ کر لوں مرتے وقت توبہ کر لوں گا۔ مگر جبکہ موت کے متعلق کسی کو علم نہیں۔ کہ کب آئے۔ تو کون ایسا شخص ہے۔ جو توبہ تو کرے گا مگر ساتھ ہی یہ امید بھی رکھے گا۔ کہ ابھی میں نے کافی عرصہ زندہ رہنا ہے۔ آگے توبہ کے ساتھ ہی یہ خیال بھی آئیگا کہ نہ معلوم میں کب مر جاؤں۔ اس لئے بہتر ہے۔ کہ اپنی زندگی کی ایک ایک گھڑی خدا تعالےٰ کی محبت میں گزار دوں۔ کیا دُنیا میں روزانہ یہ دکھائی نہیں دیتا۔ کہ بوڑھے بیٹھے رہتے ہیں اور جوان گزر جاتے ہیں۔ بیمار بستر پر عرصہ دراز تک کراہتے رہتے ہیں۔ اور ہٹے کٹے گھنٹوں نہیں۔ منٹوں میں اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دیتے ہیں۔ بسا اوقات ایک دست جان نکالنے کے لئے کافی ہوتا ہے۔ طاعون ہیضہ اور قسم قسم کی وبائیں چشم زدن میں آباد گھروں کو برباد کر دیتی ہیں۔ پھر دشمنوں کے حملے فساد۔ لڑائیاں زلزلے۔ طوفان۔ بجلیاں اور ہزاروں قسم کی آفات مونہہ کھولے کھڑی ہیں گویا انسان کی مثال بالکل ایسی ہی ہے۔ جیسے بتیس ۳۲ دانتوں میں زبان ہوتی ہے۔ وُہ ہر طرف سے حوادث اور مصائب سے گھرا ہوا ہے۔ ان حالات میں کوئی عقلمند جو توبہ کرنا چاہتا ہو۔ اس خیال۔ اس ارادہ اور اس نیت سے ہرگز توبہ نہیں کر سکتا۔ کہ چلو آج توبہ کر لوں۔ کل پھر گناہ کر لوں گا۔ یہ دلیری ہمیشہ اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب انسان موت کو بھلا دے۔ اور اللہ تعالےٰ کی طاقتوں کو تمسخرانہ انداز سے دیکھے۔ لیکن ایک تائب جس کی توبہ قلب ماہیت کر دیتی ہے۔ وہ تو سر سے پاؤں تک خدا تعالےٰ کے خوف سے لرز رہا ہوتا ہے۔ وہ اس قسم کے بےہودہ خیالات اپنے سینہ و قلب میں کس طرح دوڑا سکتا ہے۔

خدا تعالےٰ عالم الغیب ہے

پھر کیا تائب کا معاملہ خدا کے ساتھ نہیں ہوتا۔ اور کیا خدا عالم الغیب نہیں کوئی انسان بےشک جھوٹی توبہ کرے مگر جب خدا تعالےٰ دیکھ رہا ہوگا۔ کہ اس کی نیت فاسد ہے۔ تو وُہ اس کی توبہ قبول ہی کیوں کرے گا۔ اور جب توبہ کی شرائط کو ملحوظ رکھ کر نہ تائب نے توبہ کی۔ نہ خدا نے قبول کی۔ تو نفس مسئلہ پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ نفس مسئلہ پر اعتراض تب ہوتا۔ جب توبہ کی شرائط نرم ہوتیں۔ یا خدا ہر اس شخص کو معاف کر دیتا۔ جو ذرا بھی مونہہ سے معافی کا کوئی کلمہ نکالتا۔ مگر جب دونوں باتیں نہیں تو توبہ پر اعتراض کرنا نادانی ہے اس صورت میں اس شخص پر اعتراض کرو۔ جو توبہ کی آڑ لے کر گناہ کرتا ہے۔ نفس مسئلہ پر کیوں اعتراض کیا جاتا ہے۔ دُنیا میں ہر مذہب و ملت میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ جو مقدس مذہبی کتابیں اپنے ہاتھ میں لے کر جھوٹی قسمیں کھا جاتے ہیں۔ مسجدوں اور مندروں اور گرجاؤں تک میں خلاف انسانیت افعال کے مرتکب ہوتے ہیں۔ مگر کوئی نہیں کہتا کہ مذہبی کتابیں باطل ہیں۔ یا عبادت گاہوں کا کوئی فائدہ نہیں۔ خبیث اور گندہ آدمی اچھی چیز کا ہمیشہ بُرا پہلو لیا کرتا ہے۔ مگر عقلمند انسان کا یہ کام ہوتا ہے۔ کہ وُہ دیکھے۔ جو چیز اس کے سامنے ہے۔ وُہ کیسی ہے۔ اور جب وُہ اچھی ہو۔ تو محض بعض بدقماش لوگوں کی وجہ سے اصل چیز کو بُرا قرار دینا قرین دانشمندی نہیں ہوتا۔

کن لوگوں کی توبہ قبول ہوتی ہے

قرآن کریم کی بعض آیات جن سے مسئلہ توبہ پر روشنی پڑتی ہے پہلے درج کی جا چکی ہیں۔ اب بعض اور آیات پیش کی جاتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے والذین اذا فعلوا فاحشۃً او ظلموا انفسھم ذکروا اللّٰہ فاستغفروا لذنوبھم ومن یغفر الذنوب الا اللّٰہ ولم یصرّوا علےٰ ما فعلوا وھم یعلمون اولٰئک جزاءھم مغفرۃ من ربھم وجنّات تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا ولنعم اجر العاملین۔ کہ وہ لوگ جو کسی بدی میں مبتلا ہو جاتے۔ یا کسی ظلم کا ارتکاب کر لیتے ہیں۔ اگر وہ معاً اللہ تعالےٰ کو یاد کرنے لگ جاتے۔ اپنے گناہوں کی معافی اس سے طلب کرتے۔ اور اپنے افعال پر جم کر نہیں بیٹھ جاتے۔ تو خدا ان کو مغفرت کی چادر اوڑھا دیتا ہے۔ گویا خلعت مغفرت انہی کے لئے ہے۔ جو افعال بد پر اصرار نہیں کرتے۔ غور فرمایئے۔ جب کہ مغفرت سے حصہ اسی کو مل سکتا ہے۔ جو آئندہ کے لئے فعل بد یا افعال بد سے بکلی کنارہ کشی کرے۔ تو توبہ گناہوں کی محرک کیونکر ہو سکتی ہے۔ اسی طرح فرماتا ہے۔ واذا جاءک الذین یؤمنون بآیاتنا فقل سلام علیکم کتب ربکم علےٰ نفسہ الرحمۃ انہ من عمل منکم سوءً بجہالۃٍ ثم تاب من بعدہٖ واصلح فانہٗ غفور رحیم کہ اے رسول۔ جب تیرے پاس ایمان لانے کے لئے لوگ آئیں۔ تو انہیں کہہ دیجو۔ کہ تم پر سلامتی ہو۔ تمہارا رب وُہ ہے۔ جس نے اپنی ذات کے لئے دوسروں پر رحم کرنا فرض قرار دیا ہوا ہے۔ سو یاد رکھو۔ جو کوئی تم میں سے جہالت اور ناسمجھی سے کوئی گناہ کرے۔ اور اس کے بعد توبہ کرے اور توبہ کے بعد اپنی مکمل اصلاح کر لے۔ تو خدا اسے شخص کو ضرور بخش دے گا۔ کیونکہ وُہ غفور اور رحیم ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے اصلاح کی شرط رکھی ہے۔ یعنی زبان سے ہی نہیں۔ بلکہ اعمال سے بھی انسان اپنی گزشتہ حیات پر ندامت کا اظہار کرے بُرے اعمال کے مقابلہ میں اچھے اعمال کرے۔ اگر پہلے بخیل تھا۔ تو اب سخی بن جائے۔ پہلے گالیاں دیا کرتا تھا۔ تو اب محبت اور لطف کے ساتھ سب سے پیش آئے۔ اگر پہلے نمازیں نہیں پڑھتا تھا۔ تو اب نہ صرف خود نمازیں پڑھے۔ بلکہ دوسروں کو بھی نمازوں کی تحریک کرے۔ جب کوئی شخص اس قدر عظیم الشان تغیر اپنے اندر پیدا کر لیتا ہے۔ تو وُہ مغفرت کا مستحق ہو جاتا ہے اور یقیناً ہر عقلمند انسان تسلیم کرے گا کہ ایسے شخص کو معاف کرنا ہی ضروری ہے۔ کیونکہ اس نے اپنی زندگی ایک نئے رنگ میں ڈھال لی۔ اور وُہ شیطانی جبّہ اتار کر رحمانی جبّہ زیب تن کر چکا ہے۔ ایسی توبہ پر کسی کا اعتراض کرنا درحقیقت یہ ظاہر کر رہا ہے۔ کہ معترض خود بدعملی کی رُوح کو تقویت پہنچانے کی خواہش رکھتے ہیں۔ اور وُہ نہیں چاہتے۔ کہ لوگ گناہوں کی دلدل سے نکل کر شاہراہ روحانیت پر گامزن ہوں۔

خواجہ برادرز جنرل مرچنٹس انارکلی لاہور نزد دھنی رام چوک
ہر قسم کا آتشی سامان اور سولا ہیٹ کی خرید کے لئے ایک نہایت قابل اعتماد دوکان ہے (مینیجر)

حضرت مولوی عبد العزیز صاحب مرحوم سہارنپوری کے مختصر حالات زندگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولوی عبد العزیز صاحب رضی اللہ عنہ پینشنر کلکٹری سہارنپور سے عموماً احمدی دوست واقف ہوں گے۔ خصوصاً یو.پی کے رہنے والے دوست آشنا ہیں کہ آپ کس حسن و خوبی کے انسان تھے۔ اور احمدیت میں فدائی اور جانثار فرد تھے۔ جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بعض اور اصحاب کے ہمراہ ہندوستان کے مختلف مقامات کی عربی درسگاہوں کی طرز تعلیم معلوم کرنے کے لئے دورہ فرمایا تو واپسی چند معہ علماء کرام آپ کے ہاں ٹھہرے جس سے آپکو بے حد خوشی حاصل ہوئی۔ اور آپ بھولے نہ سماتے تھے تمام احباب کی خاطر مدارات کے علاوہ مولانا مرحوم نے مظاہر علوم وغیرہ تمام درسگاہوں کو دکھایا۔

آپ بعارضہ سلسل بول متواتر دو سال سے بیمار تھے۔ اور آخر ۱۹ فروری ۱۹۳۹ء جمعرات کے دن پٹیالہ میں فوت ہوگئے۔ جمعہ کے دن جماعت احمدیہ پٹیالہ نے نماز جنازہ پڑھی۔ چونکہ آپ موصی تھے ہفتہ کے روز بذریعہ لاری آپ کی نعش قادیان لائی گئی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور آپ مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں دفن کئے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۷۷ سال آپ نے عمر پائی سن ۱۹۰۱ء میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی۔ اور ہمیشہ سلسلہ احمدیہ کے سرگرم ممبر رہے ہمیشہ جلسہ سالانہ میں شمولیت فرمایا کرتے سن ۱۹۰۷ء میں جبکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام آخری [illegible] تو آپ سہارنپور سے دہلی حضور کی خدمت میں ملاقات کی غرض سے پہونچے اور دینی فیوض حاصل کئے۔ اسی طرح علاوہ جلسہ سالانہ جب موقعہ ملتا۔ حضرت اقدس کی ملاقات کی خاطر قادیان تشریف لے آتے۔

ابتدائی تعلیم آپ نے اپنے وطن بستی بڑیچاں سامانہ علاقہ پٹیالہ میں اپنے والد سے حاصل کی۔ بعدہ ہائی سکول لودیانہ میں انٹرنس پاس کیا۔ اور منشی فاضل پاس کرنے کے بعد ضلع رہتک میں مدرس ہوئے۔ مگر والد کی وفات کے موقعہ پر مزید رخصت نہ ملنے کے سبب ملازمت سے استعفیٰ دے دیا۔ اس کے بعد ضلع لودیانہ میں ملازمت کرلی۔ مگر یکدم گھر بار کے اخراجات کا بوجھ پڑ جانے کی وجہ سے مدرسی کی قلیل آمد ناکافی ثابت ہوئی۔ اور ۱۸۹۱ء میں مختاری کا امتحان پاس کرکے پیروی مقدمات کا سلسلہ شروع کردیا۔ لیکن بعض جھوٹے مقدمات کی پیروی سے دل برداشتہ ہوگئے۔ اور اس کام کو ترک کرکے عدالت کلکٹری میں اہلمد ہوگئے آخر میں آپ سررشتہ دار بھی ہوگئے تھے۔

آپ نے ۱۸۹۱ء سے ۱۹۲۹ء تک قریباً چالیس سال کا زمانہ سہارنپور میں گزارا۔ ۱۹۲۵ء سے آپ نے پنشن حاصل کی۔ اس کے بعد کئی سال تک آپ سہارنپور رہے۔ جب تک آپ سہارنپور میں مقیم رہے ایک ہی محلہ انصاریاں منشی فضل رحیم صاحب والے مکان میں معہ اہل و عیال بود و باش رکھی اپنے دوستوں سے رشتہ داروں جیسا برتاؤ اور سلوک کرتے تھے۔ آپ کی نیکی اور خوش خلقی کی وجہ سے سہارنپور کے اکثر ہندو مسلمان آپ سے روشناس تھے۔ چونکہ شہر سہارنپور پنجاب و ہندوستان کی سرحد ہے۔ اس لئے اکثر مہمانوں کی آمد و رفت آپ کے ہاں رہتی۔ بعض مہمان مہینوں ٹھہرتے۔ آپ نہایت خندہ پیشانی اور فروتنی سے پیش آتے۔ اور مہمان نوازی کے پورے فرائض ادا کرتے۔ اسلام اور احمدیت کا دل میں ایسا جوش تھا۔ کہ ہر لحظہ تبلیغ میں صرف فرماتے۔ ہمیشہ دینی اذکار مسائل اور احمدیت کا چرچا رکھتے۔ اکثر علم دوست احباب سے تبادلہ خیالات کرتے رہتے۔ ہر قوم و ملت کے چھوٹے بڑے۔ حتیٰ کہ اپنے افسروں کو بھی نہایت خلق و محبت کے ساتھ پیغام حق پہونچاتے۔ اور بطور تحائف تبلیغی رسائل تقسیم کرتے۔ آپ نہایت منکسر المزاج اور طبیعت میں صوفیہ کی سادگی تھی۔ کھانے پینے پہننے میں کسی قسم کا بھی تکلف نہ کرتے۔ تنخواہ لاکر ہمیشہ گھر میں دے دیتے۔ اور کبھی حساب طلب نہ کرتے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تمام انگریزی اردو اخبارات و رسائل کے آپ خریدار تھے کتابوں کے اس قدر شائق تھے کہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام و کتب بزرگان سلسلہ کے علاوہ ہر مذہب و ملت کی اخلاقی و مذہبی تازہ کتاب خرید لیتے۔ چنانچہ آپ بہت بڑا کتب خانہ چھوڑ گئے ہیں۔ ہمیشہ اپنے بیگانوں میں بڑی بڑی کتب ان کے طلب کرنے پر دے دیا کرتے۔ چونکہ تحریر میں آپ بڑے مشاق تھے۔ عموماً تبلیغی مضامین لکھ لکھ کر تبلیغی خطوں کے رنگ میں اپنے بیگانوں کو بھیجتے رہتے تھے۔ ہر قسم کے چندوں کی ادائیگی میں نہایت مستعد اور چست تھے۔ بلکہ مرکز کے خزانہ میں مستقل طور پر اپنی امانت جمع رکھتے۔ اور جب کسی قسم کی تحریک چندہ شائع ہوتی۔ فوراً وہاں سے منتقل کرادیتے۔ باوجود علماء کے عربی مدرسہ اور مشن کمپونڈ میں آنے سے روک دینے کے پھر بھی آپ وقفہ ڈالکر جایا کرتے۔ اور آپ کئی مسیحیوں کی راہنمائی کا باعث بنے۔ جن سے تثلیث پرستی چھڑائی اور توحید پر قائم کیا۔ بحمد اللہ آپ نے سرزمین سہارنپور میں اپنے دل اخلاص و محبت سے وہ بیج بویا ہے۔ جو انشاء اللہ تعالےٰ ضرور بار آور ہوگا اللہ تعالےٰ کی ہزار ہزار رحمتیں اور برکتیں ان پر نازل ہوں۔ کہ انہوں نے نہایت محنت و جانفشانی سے برابر تیس سال تک تبلیغ کو جاری رکھا۔ بحمد للہ آپ کی سعی سے بہتوں کو ہدائت نصیب ہوئی۔ اور ہزارہا لوگوں کے خیالات میں تبدیلی پیدا ہوئی۔

مولوی صاحب مرحوم ہمیشہ درس و تدریس جمعہ جماعت کے پابند تھے۔ ہر روز نماز فجر کے بعد نہائت استقلال سے قرآن مجید اور حدیث شریف اور کتب مسیح موعودؑ کا درس دیتے۔ اور عام فہم پیرایہ میں ان کے مطلب سے آگاہ کرتے۔ بعض مرد عورتوں کو ان کی خواہش پر خود ان کے گھروں پر جاکر قرآن مجید باترجمہ پڑھاتے۔ یہاں تک کہ ایک ... نے بھی آپ سے باترجمہ قرآن مجید پڑھا۔ سہارنپور میں ایک انجمن پردیسیاں قائم ہوئی تو اس کے آپ سرگرم ممبر رہے۔ ہمیشہ غریب الوطن دوستوں سے حسن سلوک کا برتاؤ رکھتے خود ان کے گھروں پر ملاقات کے لئے جاتے۔ مرنے جینے پر رشتہ داروں جیسا سلوک کرتے۔

سہارنپور میں انجمن احمدیہ کی بنیاد آپ کے ہاتھوں پڑی۔ آپ ہمیشہ اپنے نیک نمونہ سے دینی کاموں میں تازگی پیدا کرتے رہے۔ ایک بار سہارنپور میں شیعہ سنی فساد یہاں تک بڑھا۔ کہ شیعوں کا سنیوں نے مکمل بائیکاٹ کردیا۔ چونکہ آپکے محلہ میں اکثر شیعہ رہتے تھے۔ آپ نے بنی نوع کی ہمدردی کی خاطر انکی ہر طرح سے مدد کی۔ اور خلق محمدی کا نمونہ دکھایا۔ کہ آج تک شیعہ صاحبان انکے مداح ہیں۔ جب ۱۹۲۹ء میں مرحوم بعض اپنے احباء کے اصرار پر سہارنپور سے پٹیالہ تشریف لے آئے۔ تو اس جگہ بھی آپ کا وہی تعلیمی و تربیتی اور تبلیغی شغل رہا۔ آپ کے وجود سے بحمد للہ پٹیالہ کی جماعت میں بھی مزید تازگی کی روح پیدا ہوگئی۔

آپکی ہمیشہ صحت اچھی رہی۔ مرض سلسل بول یعنی قطرہ قطرہ پیشاب آتا جس کے باعث ... آپ ۲ سال تک صاحب فراش رہے۔ چونکہ اکثر احباب آپکی نیکی اور تقوے و طہارت سے واقف ہیں۔ اس لئے گزارش ہے کہ ایسے مخلص صحابی بزرگ کا جنازہ غائب پڑھ کر ثواب حاصل کریں۔ خاکسار سہارنپور کا رہنے والا ہے۔ میرے تعلقات مرحوم و مغفور سے تیس سال سے بھی زیادہ کے ہیں۔ مہینوں آپکی صحبت میں رہا۔ عجیب اوصاف حمیدہ کے حامل تھے۔ رب العزت میں دعا ہے کہ اللہ تبارک تعالےٰ محض اپنے فضل و کرم سے مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلےٰ مقام اور قرب مسیح موعود عطا فرمائے۔ خاکسار محمد یامین سہارنپوری تاجر کتب قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ کارگزاری مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

بابت ماہ مارچ ۳۹ء

اجلاس ہائے مجلس عاملہ

اس مہینے میں مجلس عاملہ کے پانچ اجلاس ہوئے۔ پہلے اجلاس میں عہدیداران کا انتخاب ہوا۔ جس کی منظوری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۶ مارچ ۳۹ء کو عطا فرمائی۔ اس سے دوسرے دن ہی نئے عہدیداران نے چارج لیکر کام شروع کر دیا۔

اسی اجلاس میں مستقل عملے کے تقرر کا معاملہ پیش ہو کر پاس ہوا۔ کہ ایک کلرک اور ایک معاون کارکن رکھا جائے۔

دوسرے اجلاس میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات میں بیان فرمودہ ہدایات کو عملی جامہ پہنانے کی تجویز پر غور ہوا۔ تیسرے اجلاس میں تجویز ہوا۔ کہ دارالشیوخ کے لئے اٰٹا کی تحصیل کا کام خدام الاحمدیہ اپنے ذمے لیں۔ چنانچہ اس کے لئے سب سے پہلے دارالفضل کا نام تجویز ہوا۔ چوتھے اجلاس میں قادیان کے تمام اصحاب کو عمل اجتماعی کے لئے اکٹھا کرنے کی سکیم پر غور کیا گیا۔ پانچویں اجلاس میں سب کمیٹی کا مجوزہ کانسٹیٹیوشن پیش ہوا۔

عمل اجتماعی

۳۰ مارچ کو یوم عمل اجتماعی منایا گیا جس کے لئے پہلے سارے قادیان کے احباب کی فہرستیں بنائی گئیں۔ اور ان کی گروپ وار تقسیم کر کے تنظیم کی گئی۔ اس موقعہ پر ایک پوسٹر اور ایک پروگرام کا پمفلٹ شائع کیا گیا۔ خدا کے فضل سے چار گھنٹے کے اندر ۹۰۰ مکعب فٹ لمبی سڑک پر ۱۲ فٹ کی چوڑائی میں ۲۵۰۰۰ مکعب فٹ مٹی ڈالی گئی۔ اور سڑک تیار کی گئی۔

ماہوار جلسہ

۳۱ مارچ کو ماہوار جلسہ کیا گیا۔ جس میں شیخ مبارک احمد صاحب۔ مولوی ظہور حسین صاحب۔ اور مولوی محمد یار صاحب عارف کی تقاریر ایسے موضوع پر ہوئیں جو حضور کے تازہ ارشادات سے متعلق تھے۔ اس اجلاس میں ماہوار رپورٹ پڑھی گئی

تحصیل آٹا برائے دارالشیوخ

ماہ مارچ میں خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام دارالفضل کے محلہ سے دارالشیوخ کے لئے آٹا جمع کرنے کا تجربہ کیا گیا۔ اس سلسلہ میں ابھی پوری طرح کامیابی نہیں ہوئی۔ لیکن استقلال کے ساتھ کام جاری ہے۔ ہر ہفتہ آٹا جمع کر کے دارالشیوخ کو بھجوایا جاتا ہے۔

تعلیم ناخواندگان

ماہ زیر رپورٹ میں دارالرحمت اور دارالفضل کے سکول زیر اہتمام خدام الاحمدیہ کام کرتے رہے۔ اس رپورٹ کی تیاری کے وقت تک بفضل الٰہی قادیان کے تمام حلقوں میں ناخواندگان کی تعلیم کی سکیم شروع ہو چکی ہے

خط و کتابت

عرصہ زیر رپورٹ میں مقامی خطوط کی آمد ۱۵۵ تھی۔ اور دفتر کی طرف سے ۱۴۹ خطوط لکھے گئے۔ بیرونی مجالس کی طرف سے ۶۰ خطوط موصول ہوئے اور جواباً ۴۷ خطوط دفتر کی طرف سے لکھے گئے۔ ماتحت مجالس کو مشقت کے کام کی طرف خصوصاً توجہ دلائی جاتی رہی۔ کیونکہ اس امر میں ابھی تک سستی چلی آ رہی ہے۔ الحمد للہ کہ اب کئی جگہ پر کام باقاعدگی سے شروع ہو گیا ہے۔ دفتر کے لئے مستقل عملہ رکھ لیا گیا ہے۔

سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

خدام الاحمدیہ پشاور چھاؤنی

پشاور چھاؤنی کے احباب بوجہ شہر سے دور ہونے کے جماعتی سرگرمیوں میں پوری طرح حصہ نہ لے سکتے تھے۔ نیز ممبران خدام الاحمدیہ بھی اس سے مستثنےٰ نہ تھے۔ ایسے بھی دوست چھاؤنی میں تھے جو عرصہ دراز سے جماعت کے کسی کام میں حصہ نہ لے سکتے تھے ایسی صورت حالات کو مدنظر رکھ کر فیصلہ کیا گیا۔ کہ خدام الاحمدیہ کی برانچ چھاؤنی میں بھی کھول دی جائے۔ چنانچہ برانچ کھول دی گئی۔ اور اجلاس۔ درس تدریس اور نمازوں کے لئے ایک مکان مبلغ چودہ روپے کرایہ پر نہایت موزوں جگہ پر لیا گیا۔ جس میں نمازیں باقاعدہ ادا کی جاتی ہیں۔ درس صبح کی نماز کے بعد ہوتا ہے۔ ہفتہ واری اجلاس بھی ہوتا ہے۔ اس طرح خدام الاحمدیہ کو جماعت احمدیہ پشاور چھاؤنی کو منظم کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ دو ماہ سے یہ کام شروع ہے اور الحمد للہ کہ تدریجاً ترقی پذیر ہے۔ اس عرصہ میں دو دفعہ یوم عمل منایا گیا۔ اور قبرستان کی زمین کو ہموار کرنے کے لئے کام کیا گیا۔ خان محمد کرامت اللہ صاحب ایم۔ ایس سی اس مجلس کے صدر ہیں۔ اور خاکسار کو سیکرٹری بنایا گیا ہے۔ بابو غلام قادر صاحب محصل ہیں۔ چونکہ کام ابھی تک ابتدائی سٹیج سے گزر رہا ہے۔ اور ساری جماعت کی تنظیم کی ابتدا ہے۔ اس لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ وہ ہماری کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔ نیز ہماری کمزوریوں سے درگزر کرے اللہ تعالےٰ اس کام کو اچھی طرح سرانجام دینے کی توفیق دے۔

خاکسار ملک سعید احمد بی۔ اے

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد کا اعلان

تمام جماعتہائے احمدیہ صوبہ سرحد کی آگاہی کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ پراونشل انجمن کا اجلاس سالانہ بتاریخ ۲۷ مئی ۱۹۳۹ء بوقت چار بجے شام شروع ہوگا۔ جو دوسرے دن چار بجے شام تک جاری رہے گا۔ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان تشریف لائیں۔ اگر وہ شامل نہ ہو سکیں۔ تو جماعتیں کسی دوست کو نمائندہ منتخب کر کے بھیج دیں۔ جو رپورٹ مطلوبہ ہمراہ لائے۔ پروگرام و مسودہ۔ قواعد و ضوابط علیحدہ علیحدہ ہر ایک انجمن کو بھیج دیا جائے گا۔ شرائط نمائندگی وہی ہیں جو مشاورت کے لئے مقرر ہیں۔

خلاصہ ایجنڈا یہ ہے

(۱) دعاء
(۲) تلاوت قرآن کریم
(۳) نظم
(۴) افتتاحی تقریر امیر پراونشل انجمن۔
(۵) رپورٹ نمائندگان۔
(۶) رپورٹ سیکرٹریان
(۷) بجٹ آمد و خرچ
(۸) قواعد و ضوابط پراونشل انجمن۔
(۹) بعض دیگر قابل غور امور۔

تمام خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو:۔

مرزا غلام حیدر وکیل نوشہرہ جنرل سیکرٹری پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد۔ ۷ مئی ۱۹۳۹ء

324

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیدگاہ قادیان سے متصل ایک قطعہ زمین کے متعلق غیر احمدیوں کی ایک درخواست کی سماعت

عیدگاہ کے جانب شمال ایک قطعہ زمین خسرہ نمبر ۱۳۶۱ ہے جو مالکان نے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ہبہ کر دیا ہوا ہے۔ چونکہ عرصہ سے عید کے دن عیدگاہ نمازیوں کے لئے ناکافی ثابت ہوتی ہے۔ اس لئے نماز عید کے وقت اس قطعہ میں بھی احمدی احباب نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں بروز عید وہاں احمدیوں کی موٹریں۔ اور ٹانگے بھی کھڑے ہوتے ہیں۔ اور دوکاندار اپنی دوکانیں بھی وہاں لگاتے ہیں۔ اس کے متعلق مہردین آتش باز اور چند اور مقامی غیر احمدیوں نے مجسٹریٹ صاحب علاقہ بٹالہ کو یہ درخواست دے رکھی ہے کہ اس قطعہ کو بطور قبرستان استعمال کرنے کی اجازت دی جائے۔ کیونکہ یہ قبرستان ہے اور صدر انجمن احمدیہ کو حکم دیا جائے۔ کہ وہ ہمیں نہ روکے۔

اس درخواست کی سماعت ۸ مئی کو مجسٹریٹ صاحب علاقہ کی عدالت میں ہوئی۔ اور حسب ذیل گواہ درخواست کنندگان کی طرف سے گزرے

بیان ملا عبداللہ قادیان

میں نے قطعہ خسرہ نمبر ۱۳۶۱ دیکھا ہوا ہے۔ اس نمبر خسرہ میں قبریں ہیں ایک قبر میرے خاندان کے ایک فرد کی ہے۔ اس خسرہ نمبر میں قدیم سے قبریں چلی آتی ہیں۔ اس سارے نمبر خسرہ میں قبریں ہی ہیں۔ اس میں کوئی جگہ خالی نہیں جہاں قبریں نہ ہوں۔ میں قادیان میں امامت کراتا ہوں۔ اور تمام اہل سنت والجماعت لوگوں کے جنازے پڑھاتا ہوں۔ آخری قبر جو اس قطعہ میں کھودی گئی۔ اسے آٹھ نو ماہ ہو گئے ہیں۔ ہر سال محرم کے ایام میں ہم ان قبروں پر مٹی ڈالتے ہیں۔ اس سے کسی نے ہمیں آج تک نہیں روکا تھا۔ اور نہ کسی نے یہاں مردے دفن کرنے سے کبھی روکا۔ البتہ گزشتہ محرم کے ایام میں مٹی ڈالنے سے احمدیوں نے روک دیا۔ اس قبرستان میں قریب کے دیہات رسول۔ رجادہ۔ ناس پور اور قادیان کی قبریں ہیں۔

بجواب جرح کہا۔ عیدگاہ کے مقدمہ میں جو زیر دفعہ ۱۴۵ اسی عدالت میں احمدیوں کے ساتھ ہے۔ میں فریق مقدمہ ہوں۔ رحمت اللہ جو اس مقدمہ میں احمدیوں کی مخالف پارٹی میں شامل ہے۔ وہ میرا بھائی ہے۔ عبداللہ جلد ساز اور میرے درمیان زیر دفعہ ۱۰۷ مقدمہ ہوا تھا جس میں مصالحت ہو گئی تھی جس کے متعلق مجھے تمسک لکھ کر دیا گیا تھا جو میں عدالت میں پیش کر سکتا ہوں۔ پیام حق اخبار جو قادیان سے نکلا تھا۔ اس میں جمعیۃ احرار المسلمین کے عہدیداروں کے ناموں کی جو فہرست ہے۔ اس میں میرا نام بطور جائنٹ سکرٹری نہیں ہے۔ اخبار پیام حق ۲۴ اکتوبر ۱۹۲۸ء میں قاضی عبداللہ جائنٹ سکرٹری جو لکھا ہے۔ یہ میں نہیں ہوں۔ اسی فہرست میں غلام دستگیر فنانشل سکرٹری جو درج ہے۔ وہ میرا رشتہ دار ہے۔ قاضی محمد مظہر الحق ایڈیٹر اخبار پیام حق بھی میرا رشتہ دار ہے۔ قاضی عنایت اللہ بھی میرا رشتہ دار ہے جو کہ اس عدالت کے باہر آج موجود ہے۔

اس وقت اس خسرہ نمبر میں ۲۴-۲۵ قبروں کے نشانات موجود ہیں۔ اس خسرہ نمبر کے متعلق احمدیوں سے ایک سال سے جھگڑا شروع ہے۔ اس قبرستان میں میری نانی دفن ہوئی۔ جب اسے دفن کیا گیا۔ اس وقت کا مجھے ہوش نہیں ہے وہ میری پیدائش سے پہلے دفن کی گئی۔

مجھے معلوم نہیں۔ کہ رام پور (رسول پور) کے لوگوں کو ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کا حکم آیا تھا۔ کہ وہ اپنے مردے اس خسرہ نمبر میں دفن نہیں کر سکتے۔ اس قسم کا کوئی حکم ڈپٹی کمشنر صاحب کا براہ راست ہمیں کبھی نہیں ملا۔ کہ ہم اپنے مردے اس نمبر میں دفن نہ کریں۔ اور نہ یہ کہ مٹی نہ ڈالیں۔ اس خسرہ نمبر کے متعلق میں نے کاغذات مال نہیں دیکھے۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ ہم لوگ اس خسرہ نمبر کے مالک ہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔ کہ اس خسرہ نمبر میں ۱۹۳۳ء سے قبل کوئی قبر نہ تھی۔ یہ خسرہ نمبر عیدگاہ سے ملحق ہے۔ عید کے دن احمدیوں کے موٹر اور ٹانگے اس میں کھڑے نہیں ہوتے۔ بلکہ اس کے پاس جو رستہ ہے۔ وہاں کھڑے ہوتے ہیں۔ اور دوکانیں بھی وہیں ہوتی ہیں۔

بیان قاضی عنایت اللہ سکنہ قادیان

میں قادیان میں امامت کراتا رہا ہوں اور اہل سنت والجماعت کے جنازے بھی پڑھاتا رہا ہوں۔ جھگڑے والا خسرہ نمبر میں نے دیکھا ہوا ہے۔ اس میں چھپڑ اور قبریں ہیں۔ سنہ ۱۸۷۰ء سے اس میں قبریں چلی آتی ہیں۔ میں ساتھ جا کر وہاں مردے دفن کراتا رہا ہوں۔ میں نے وہاں کسی قبر پر کبھی مٹی نہیں ڈالی نہ ہمارے خاندان میں سے وہاں قبروں پر کبھی کوئی مٹی ڈالنے کے لئے گیا ہے دوسرے لوگ جاتے ہونگے۔

بجواب جرح کہا۔ خسرہ نمبر ۱۳۶۱ وہی جگہ ہے۔ جسے غازی عبداللہ شاہ والا قبرستان کہا جاتا ہے۔ وہاں ایک پختہ چوکنڈی (چار دیواری) بنی ہوئی ہے میرے خلاف تحصیلدار صاحب گورداسپور کی عدالت میں دفعہ ۴۹۸ تعزیرات ہند (اغوا) کا کوئی مقدمہ دائر نہیں ہوا۔ جمعیۃ احرار المسلمین کے عہدیداروں میں جو اخبار پیام حق میں چھپے ہیں۔ میرا نام بھی ہے۔ میں مینیجر تھا۔ اس میں قاضی محمد عبداللہ جائنٹ سکرٹری جو ہے۔ یہ میرا رشتہ دار ہے۔ اور وہی ہے۔ جس نے ابھی مجھ سے پہلے اس عدالت میں گواہی دی ہے مجھے دیوالیہ قرار دیا گیا تھا۔

بجواب مکرر جرح کہا۔ میرا ایک بڑا بھائی تھا۔ اس کا نام قاضی عبداللہ تھا جو مر گیا ہوا ہے۔ اور اسے مرے ۲۲-۲۳ سال ہو گئے ہیں۔

بیان ہدایت علی سکنہ قادیان

میں نے قطعہ خسرہ نمبر ۱۳۶۱ دیکھا ہوا ہے۔ اس میں قبریں ہیں۔ رجادہ۔ رام پور اور قادیان کے لوگوں کی۔ اس میں بہت سی قبریں ہیں میں نے ۲۵-۲۶ سال سے اسے قبرستان کے طور پر دیکھا ہے میرے ماموں کی بہن اس میں دفن کی گئی تھی۔ پھر کہا میرے ماموں کی لڑکی سنہ ۱۹۲۸ء میں اس میں دفن کی گئی تھی۔ ہم ہر سال قبروں پر مٹی ڈالتے رہتے ہیں۔ مگر اس دفعہ محرم کے مہینہ میں مٹی ڈالنے سے روکا گیا ہے۔

بجواب جرح کہا۔ قادیان میں میرا ملکیتی مکان ہے۔ دراصل وہ مکان میرے نام نہیں۔ بلکہ میں نے اسے اپنی لڑکی اور داماد کے لئے خریدا۔ میں گھمن کلاں کا باشندہ ہوں۔ جو قادیان سے آٹھ نو میل دور ہے میں رتی چھلہ کے مقدمہ میں ایک فریق تھا ڈھاباں والے مقدمہ میں بھی میں بطور گواہ سید ولی اللہ شاہ وغیرہ کے خلاف زیر دفعہ ۱۰۷ کے مقدمہ میں گذرا تھا مجھے معلوم نہیں کہ وہ بری ہو گئے تھے۔ تین چار ماہ ہوئے میں نے بعض احمدیوں کے خلاف پولیس میں درخواست دی تھی کہ انہوں نے میرے مکان کی قفل شکنی کی ہے میں نے اس خسرہ نمبر کے متعلق کاغذات مال کئی دفعہ دیکھے ہیں۔ مالک اس خسرہ نمبر کے مرزا بشیر الدین محمود احمد ہیں۔ اور قابض اہل اسلام اور اہل ہنود لکھے ہیں اور یہ آخری اندراج ہے۔ جو میں نے ان کاغذات میں دیکھا۔

بجواب مکرر جرح کہا۔ میں قادیان میں ۳۰-۳۲ سال سے رہتا ہوں۔

بیان رحمت اللہ کمہار قادیان

میں نے یہ خسرہ نمبر دیکھا ہوا ہے یہ بطور قبرستان ہمارے باپ دادا کے وقت سے چلا آرہا ہے۔ میرا باپ بھائی۔ بہن۔ لڑکے لڑکیاں سب اس میں دفن ہیں۔ اس سارے نمبر میں قبریں ہی قبریں ہیں۔ ہم ان قبروں پر ہر سال مٹی ڈالا کرتے ہیں۔ مگر اس سال ہمیں مٹی ڈالنے سے روک دیا گیا تھا

بجواب جرح کہا۔ یہ قبرستان شاہ

عبد اللہ غازی والا ہی ہے۔ جو کھنڈی اس خسرہ نمبر میں نہیں ہے۔ میں عیدگاہ کے مقدمہ میں احمدیوں کے خلاف بطور گواہ پیش ہوا تھا۔ میں پیر شاہ چراغ کا مرید ہوں۔ احمدیوں کو اس کے میلہ میں جانے کی ممانعت ہے۔ مگر بعض جاتے ہیں۔

بیان ماموں ساکن قادیان

میں نے جھگڑے والا خسرہ نمبر دیکھا ہوا ہے۔ یہ قبرستان ہے۔ جو میری پیدائش سے پہلے کا ہے۔ اس میں بے شمار قبریں ہیں۔ میرے بابا۔ میرے باپ اور میری بیوی کی قبر اس میں ہے۔ ان قبروں پر ہم سال کے بعد مٹی ڈالا کرتے ہیں۔ مگر اس دفعہ ہمیں روک دیا گیا تھا۔

بجواب جرح۔ کہا۔ مجھے یاد نہیں کہ میں بطور گواہ عطاء اللہ بخاری کے خلاف جو مقدمہ تھا۔ اس میں پیش ہوا تھا۔ مجھے یاد نہیں کہ میں بطور گواہ ڈھاباں والے مقدمہ میں پیش ہوا تھا۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے بہشتی مقبرہ کو جانے والی سڑک پر سے دروازہ کے ہٹائے جانے کی درخواست دی تھی۔ مجھے یاد نہیں کہ میں بطور گواہ اس مقدمہ میں پیش ہوا تھا۔ جو حنیفہ کے خلاف تھا مجھے یاد نہیں۔ کہ میں بطور گواہ مراد کے اس مقدمہ میں پیش ہوا تھا۔ جو چوری کے متعلق تھا۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ میں عیدگاہ کے متعلق دفعہ ۱۴۷ کے مقدمہ میں بطور گواہ پیش ہوا۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ اس عدالت میں عیدگاہ کے متعلق کوئی مقدمہ زیر دفعہ ۱۴۷ دائر ہے۔ میں نہیں جانتا۔ کہ احراری کون ہیں۔ میں ڈیفنس کمیٹی قادیان کا ممبر نہیں ہوں۔ میں خوجیاں والی مسجد میں مولوی عنایت اللہ کے پیچھے نماز پڑھا کرتا ہوں۔ ہم خسرہ نمبر ۳۶۱ کی قبروں کے مالک ہیں۔ اس خسرہ نمبر کا رقبہ جس میں قبریں ہیں ہمارے قبضہ میں ہے اور ہم اس کے مالک ہیں۔ ہم اس خسرہ نمبر میں بطور مالک اپنے مردے دفن کرتے ہیں۔ میں ان پڑھ ہوں۔ میں نے اس خسرہ نمبر کے متعلق کاغذات مال نہیں دیکھے۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ احمدیوں اور احرار میں عیدگاہ کے متعلق کوئی جھگڑا ہے۔ میں اس خسرہ نمبر کے متعلق تحصیلدار یا کسی افسر مال کے سامنے حاضر نہیں ہوا۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ مہر دین کو ہم لوگوں نے اس خسرہ نمبر کے متعلق مقدمہ کرنے کے لئے مختار مقرر کیا ہوا ہے۔

اسکے بعد مقدمہ اگلی پیشی کیلئے ملتوی ہوا۔

اہم ملکی حالات اور واقعات

گاندھی جی کے درشن اور بیس ہزار کی نذر

برندابن میں ۸ مئی کو گاندھی جی کے عام درشنوں کا انتظام کیا گیا۔ قریباً ایک لاکھ اشخاص درشن کرنے کیلئے جمع تھے۔ چونکہ گاندھی جی نے پردہ سے نکلنے میں دیر کی۔ اس لئے ہجوم بے قابو ہونے لگا آپ کی جلوہ آرائی کیلئے ایک بلند مقام تیار کیا گیا تھا جس پر آپ نمودار ہوئے۔ اور تھوڑی دیر تک وہیں کھڑے رہے۔ گاندھی سیوا سنگھ کانفرنس کی طرف سے آپ کی خدمت میں بیس ہزار روپیہ کی تھیلی پیش کی گئی۔ اور مزید پندرہ ہزار کی پیشکش کا وعدہ کیا گیا۔

اس موقعہ پر گاندھی جی نے ایک تقریر بھی کی۔ جس میں کہا۔ کہ ضلع چمپارن سے مجھے خاص لگاؤ ہے۔ کیونکہ میں نے اپنی فوجی جدوجہد کا آغاز یہیں سے کیا تھا۔ بیس ہزار روپیہ میری حرص و آز کی وسعت کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ میں تو فطری قلاش ہوں۔ اس لئے جتنا بھی روپیہ دیا جائے۔ تھوڑا ہے۔ یہ روپیہ آپ ہی کے ضلع میں ہریجنوں کے ترفع چرخہ کی ترویج اور مزدوروں کی تنظیم کے کاموں پر صرف کیا جائے گا۔ اور کوشش کی جائے گی کہ بہار کے ہر گھر میں چرخہ چلے اپنے لوگوں کو عدم تشدد پر سختی سے عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔ اور کہا۔ کہ اس اصول پر قائم رہنے کی جتنی ضرورت آج ہے اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ کسانوں کو زمینداروں سے ان کے اموال زبردستی چھیننے کی کوشش ہرگز نہیں کرنی چاہئے۔ جو لوگ آپ کو تشدد کی ترغیب دیتے ہیں۔ وہ آپ کے دشمن ہیں۔ ان کی باتوں میں نہ آئیں۔ اور کانگرسی حکومت کے ساتھ مکمل تعاون کریں۔ اگر آپ نے اس حکومت کو بدنام کرنے کی کوشش کی۔ تو اس کا نقصان خود آپ کو پہنچے گا ؛

مسٹر بوس کے فارورڈ بلاک کا پروگرام

ہوڑہ میں ۸ مئی کو مسٹر بوس نے ایک پبلک جلسہ میں بیان کیا۔ کہ کانگرس کے آفیشل بلاک اور فارورڈ بلاک کا پروگرام گو ایک ہی ہے۔ لیکن فرق یہ ہے۔ کہ فارورڈ بلاک کانگرس کے پروگرام پر انقلابی ذہنیت کے ماتحت عمل پیرا ہوگا جب کہ آفیشل بلاک اعتدال پسندانہ ذہنیت سے عمل کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ فارورڈ بلاک کا ایک علیحدہ پروگرام بھی ہے۔ جسے وہ کانگرس سے منوانے کی کوشش کرے گا۔ یہ بلاک تمام مخالف ملوکیت۔ ریڈیکل۔ اور ترقی یافتہ طبقوں کا مشترکہ پلیٹ فارم ہوگا۔ اعتدال پسندانہ ذہنیت سے میری مراد یہ ہے۔ کہ پر امن عدم تعاون کی جو سپرٹ گاندھی جی کا منتہائے مقصود ہے۔ اس میں کمی پیدا ہوگئی ہے۔ اور یہ اس کا نتیجہ ہے۔ کہ عہدے قبول کرنے کے بعد ہماری ذہنیت پارلیمنٹری ہوگئی ہے۔ یہ بلاک کانگرس کے موجودہ پروگرام میں انقلابی نوعیت پیدا کرے گا۔ اور جلد از جلد آزادی حاصل کرنے کے لئے ملک کو ایک زبردست ایجی ٹیشن کے لئے تیار کرے گا۔ اور اگر تجربہ نے ہم پر ثابت کر دیا۔ کہ کانگرس کی موجودہ مشینری جنگ آزادی میں کوئی موثر پیش قدمی کرنے کے قابل نہیں۔ تو ہم اسے چھوڑ کر اجتماعی ستیہ آگرہ کی تحریک جاری کر دیں گے۔ مگر ہمیں امید ہے۔ کہ آئندہ دسمبر میں ہم کانگرس سے اپنا مجوزہ پروگرام منوانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ ہوڑہ میونسپلٹی کے صدر نے مسٹر بوس کی خدمت میں اڑھائی ہزار روپیہ پیش کیا اور کہا کہ اس سے کام شروع کریں۔ یہ روپیہ ہم نے چند گھنٹوں میں فراہم کیا ہے۔ اناؤ (یو۔ پی) میں ایک یوتھ لیگ کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں شمولیت کے لئے مسٹر بوس کو بھی دعوت دی گئی ہے۔ جسے آپ نے منظور کر لیا ہے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سی۔ پی کی کانگرسی حکومت اور مسلمان

صوبہ سی۔ پی کی مسلم لیگ کے صدر اور بعض دوسرے مسلم رہنماؤں کی طرف سے ایک بیان اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ اس صوبہ کی کانگرسی حکومت مسلمانوں پر شدید مظالم کر رہی ہے۔ ایک موضع بسوا میں مسلمانوں کی آبادی ۷۰۰ بتعداد ہے۔ جس میں سے ۱۵۶ کو بلا امتیاز گرفتار کر لیا گیا۔ انہیں مویشیوں کی طرح رسوں سے باندھ کر ایک نہایت ہی تنگ و تاریک کمرہ میں بند کر دیا گیا۔ اور مسلسل ۳۶ گھنٹے وہیں محبوس رکھا گیا۔ اور اس اثناء میں انہیں کھانا پانی سے یکسر محروم رکھا گیا۔ باہر سے آنیوالے رضاکاروں کو موضع میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی گئی۔ حالانکہ وہ عورتوں اور بچوں کی خبر گیری کے لئے آ رہے تھے۔ دیہات میں مسلمانوں کا مجلسی اور اقتصادی بائیکاٹ پورے زور شور سے جاری ہے۔ مسلمانوں کی عزتیں بھی محفوظ نہیں۔ وہ نہایت مصیبت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اس بیان میں موضع بسوا کے مسلمانوں پر ان مظالم کی وجوہ بیان نہیں کی گئیں ؛

بہاولپور کی شورش اور احرار

ایک قابل اعتراض پمفلٹ کی اشاعت کے سلسلہ میں آٹھ اشخاص پر جو مقدمہ بہاولپور میں ریاست کی طرف سے چلایا جا رہا ہے۔ اس کے دوران میں شہادت دیتے ہوئے پولیس کمشنر نے کہا کہ کھیروڈ یکا میں احرار کی جو کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ اس میں مولوی عطاء اللہ بخاری نے ریاست کے خلاف نہایت ہی اشتعال انگیز تقریر کی تھی اور کہا تھا کہ اگر چھ ماہ کے اندر اندر بہاولپور میں مکمل انقلاب نہ ہوا۔ تو میں اپنی ناک کٹوا دوں گا۔ صدر احرار مولوی حبیب الرحمٰن نے کہا تھا۔ کہ میں پندرہ ہزار رضاکار بیرون ریاست کے یہاں گرفتار ہونیکے لئے بھجواؤں گا اور زبردست ایجی ٹیشن کروں گا۔ اور یہ ملزم بیرونی ایجی ٹیٹروں کی اعانت سے ریاستی حکومت کا تختہ الٹنا چاہتے ہیں ؛

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

روس اور جرمنی کا متوقع اتحاد

برطانیہ اور روس کے مابین گفتگوئے معاہدہ میں الجھن پیدا ہونے کے ساتھ ہی عجیب خبریں آنے لگی ہیں۔ اخبار ٹائمز کے نامہ نگار مقیم روم نے لکھا ہے۔ کہ ہٹلر اگر مفاہمت سے پولینڈ کو اپنے مطالبات پورا کرنے پر رضامند نہ کر سکا۔ تو وہ روس کے ساتھ معاہدہ کر کے اسے تباہ کرا دیگا۔ ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۰ء کو ہٹلر نے برلن میں ایک تقریر کی تھی جس میں اٹلی اور روس کے ساتھ مل کر برطانیہ کو تباہ کر دینے کا خیال ظاہر کیا تھا اور سیاسیین کا خیال ہے۔ کہ اس وقت سے برابر یہ سکیم اس کے ذہن میں ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ روس کے ساتھ مل کر اس سکیم کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ جس کا انجام یہ بیان کیا جاتا ہے کہ برطانیہ کی تباہی کے بعد ہندوستان روس کے اور برطانیہ کی افریقن نوآبادیات اٹلی کے حوالہ کر دی جائیں گی۔ اس کے ثبوت میں ایک بات یہ بھی پیش کی جاتی ہے۔ کہ ہٹلر نے ۲۸ اپریل ۱۹۳۹ء کو جو اہم تقریر کی تھی۔ اس میں تمام یورپین ممالک کا ذکر تھا لیکن روس کا کہیں نام و نشان بھی نہ تھا۔ اور اس سے یہ استنباط کیا جا رہا ہے۔ کہ دراصل دونوں رشتہ کی استواری کے لئے سلسلہ جنبانی ہو رہی ہے۔

روس کے وزیر خارجہ موسیو لٹیوینوف کی اپنے عہدہ سے اچانک علیحدگی کو بھی روس اور ہٹلر کے مابین گٹھ جوڑ کی تائید میں پیش کیا جا رہا ہے۔ موسیو موصوف یہودی النسل ہیں۔ اور اس وجہ سے وہ اس بات کے خلاف تھے۔ کہ روس اور ہٹلر کے مابین کسی قسم کی دوستی پیدا ہو۔ اور چونکہ ان کی کوئی پیش نہ جا سکی۔ اس لئے وہ مستعفی ہو گئے۔ جاپان میں اس خبر سے بہت تشویش پھیل گئی ہے۔ کیونکہ جاپان کا میلان ڈکٹیٹروں کی طرف ہے۔ اور اس لئے وہ پسند نہیں کرتا۔ کہ اس کے ازلی دشمن سے ان کا کوئی سمجھوتہ ہو۔

جرمنی اور اٹلی کا معاہدہ

جرمنی اور اٹلی کے وزراء خارجہ کی ہفتہ کے روز بمقام میلان ایک اہم ملاقات ہوئی ہے۔ جس کے نتیجہ میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ دونوں ملکوں کے مابین ایک معاہدہ قرار پایا ہے۔ گو فوجی امداد کے متعلق ان میں باہم سمجھوتہ پہلے بھی ہو چکا تھا مگر اب اسے ایک باقاعدہ معاہدہ کی شکل دیدی گئی ہے۔ ان دونو ممالک کے پریس کی یہ رائے ہے کہ یہ معاہدہ دراصل جمہوریتوں کے گرد گھیرا ڈالنے کی تجویز کا ترکی بہ ترکی جواب ہے۔ اس کے رو سے یہ طے ہو گیا ہے۔ کہ جرمنی بحیرہ بالٹک میں اور اٹلی بحیرہ روم میں آزادی کے ساتھ کام کرے۔ جمہوری حکومتوں کے ساتھ لڑائی کی صورت میں ایک دوسرے کی امداد کریں گے۔ ایک کی شکست لازماً دوسرے کی شکست متصور ہو گی۔ پولینڈ کے معاملہ میں جرمنی جو پالیسی اختیار کرے گا۔ اس میں اٹلی اس کا ہمنوا ہو گا۔ گو سرکاری طور پر اس خبر کی تصدیق تو نہیں ہوئی لیکن کہا جاتا ہے۔ کہ جاپان بھی ڈکٹیٹروں کے ساتھ اس قسم کا سمجھوتہ کر لے گا۔ اٹلی کے وزیر خارجہ کاؤنٹ کیانو نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ اس سے دونو ممالک کی وحدت قومی کی بنیاد مستحکم ہو گئی ہے۔ برطانوی پریس کی رائے ہے۔ کہ اس معاہدہ میں کوئی نئی بات نہیں۔ اس قسم کے تعلقات دونوں ملکوں میں پہلے سے موجود تھے اور کہ اس سے برطانیہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

کرنل بیک کی تقریر پر اطالوی اخباروں نے جو تبصرے کئے ہیں۔ وہ لب و لہجہ اور نوعیت کے اعتبار سے جرمن پریس کے تبصروں سے بالکل مختلف ہیں۔ جرمنی کے دفتر خارجہ کے اخبار نے لکھا ہے۔ کہ اس تقریر کے یہ معنے ہیں کہ صحیح تعلقات کے قیام کی جس خواہش کا اظہار ہم نے کیا تھا۔ اسے قابل توجہ نہیں سمجھا گیا۔ لیکن اطالوی اخبارات کی رائے ہے کہ اس تقریر نے مفاہمت کا رستہ کھول دیا ہے۔ اور اگر جرمنی دوبارہ کوئی پیشکش کرے۔ تو حکومت پولینڈ ضرور اس پر غور کرے گی۔ اور پھر امن تصفیہ کی توقع کی جا سکتی ہے۔

حکومت پولینڈ اور برطانیہ

پولینڈ کے ساتھ وعدوں کے باوجود برطانیہ کے اس کے متعلق ارادوں کا ذکر گذشتہ پرچہ میں جا چکا ہے۔ ۸ مئی کو دارالعوام میں ایک ممبر کی طرف سے سوال کیا گیا۔ کہ جب ۳۱ مارچ کو برطانیہ نے پولینڈ کو اس کی حفاظت کی گارنٹی دی تھی۔ اور وعدہ کیا تھا۔ کہ ہٹلر کی طرف سے اس پر حملہ کی صورت میں اس کی حفاظت کی جائیگی تو کیا اس کے ساتھ اس پر یہ بھی واضح کر دیا گیا تھا۔ کہ اگر پولینڈ اور جرمنی کے مابین کوئی سمجھوتہ ہو جائے۔ اور اس طرح یہ دونو ممالک جنگ کی آگ مشتعل کئے بغیر اپنے اختلافات دور کر سکیں۔ تو برطانیہ اس کا خیر مقدم کرے گا۔

وزیر اعظم نے کہا۔ کہ حکومت پولینڈ اس بات سے پوری طرح آگاہ ہے کہ برطانیہ ان کے باہمی سمجھوتہ پر بہت خوشی محسوس کرے گا۔ اور کرنل بیک کی تقریر سے یہ بھی مترشح ہوتا ہے۔ کہ اس قسم کے سمجھوتہ کی گفت و شنید پہلے سے جاری ہے۔ اور ہمیں کامل توقع ہے۔ کہ پولینڈ اس امر کو کبھی نظر انداز نہیں کرے گا۔ کہ جہاں تک ہو سکے امن عالم کو خطرہ میں ڈالنا اچھا نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکومت برطانیہ کی محفوظ فوج

لنڈن سے ۷ مئی کے ایک نیم سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ریزرو فوج میں سے پندرہ لاکھ آدمی طلب کر لئے گئے ہیں۔ تا ان سے فوجی خدمت لی جا سکے ان میں سے قریباً ساڑھے چھ لاکھ تو ۲۵ اور ۳۸ سال کی درمیانی عمر کے ہیں۔ اور اس قابل ہیں کہ رضاکار فوج میں لے لئے جائیں۔ باقی ساڑھے آٹھ لاکھ کے قریب ۳۸ سے ۵۰ سال عمر کے ہیں۔ اور ان سے فضائی حملوں کی روک تھام اور ساحلی دفاع کا کام لیا جائیگا۔ پیشہ وروں کی ریزرو فورس کے متعلق دفعات کا اطلاق بیس سالہ عمر والوں پر نہیں ہو گا۔

جبرالٹر کے لئے خطرہ

معلوم ہوا ہے۔ کہ ہسپانوی سمندروں میں جرمن جنگی جہاز منڈلاتے رہتے ہیں اور اس اقدام کو سخت تشویش کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ ان کا مقصد یہ ہے۔ کہ اگر کسی وقت جنگ شروع ہو جائے۔ تو جبرالٹر پر چاروں طرف سے حملہ کر دیا جائے۔ اس سلسلہ میں جنرل فرینکو کی تیاریاں بھی برطانیہ کے لئے باعث تشویش ہیں وہ انگریزی علاقہ کے قریب اہم چھاؤنیاں قائم کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ افریقی ساحل کو بھی زیادہ سے زیادہ مضبوط کیا جا رہا ہے۔ مدبرین و مبصرین کی رائے ہے کہ بین الاقوامی جنگ کا آغاز کہیں سے ہو۔ اس کا سب سے اہم اور سب سے شدید معرکہ جبرالٹر پر ہی ہوگا مخالفین کی طرف سے اس قدر تیاریوں کو دیکھ کر برطانیہ بھی اپنے استحکام کے انتظامات سے غافل نہیں۔ اس نے بھی اس جگہ بحری۔ بری اور فضائی طاقت میں غیر معمولی اضافہ کر دیا ہے۔ اور اس بات کا بھی مناسب انتظام کر لیا گیا ہے۔ کہ شمالی افریقہ سے فرانس کی امداد بھی جلد از جلد وہاں پہنچ سکے۔

وصیتیں

نمبر ۵۳۵۴ منکہ قاضی عبد الرشید ارشد ولد قاضی کریم اللہ صاحب قوم ککےزئی طالبعلم عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن فیض اللہ چک ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴/۲۹ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ۱۵/۰ روپے ماہوار وظیفہ پر ہے۔ جو مجھے دفتر تحریک جدید قادیان سے ملتا ہے۔ میں اپنے اس وظیفہ کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ لہذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان لکھ دی ہے۔

العبد قاضی عبد الرشید ارشد سٹوڈنٹ اگریکلچرل کالج لائل پور بقلم خود۔ گواہ شد۔ چوہدری فیض احمد انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد (چوہدری) عبد الواحد بی۔ ایس سی کیمیکل سیکشن اگریکلچرل کالج لائل پور۔

نمبر ۵۳۲۷ منکہ ہاجرہ زوجہ بابو محمد حنیف صاحب قوم شیخ عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال لاہور چھاؤنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷ ذو القعدہ ۱۳۵۷ھ مطابق ۳۰ دسمبر ۱۹۳۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ بالکل نہیں۔ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ کلپ ۱۰ عہ چوڑیاں ۱۲ عہ کانٹے ۱۰ عہ انگوٹھیاں تین عدد ۶ عہ گھڑی ۲۰ عہ میزان ۸۰ للعہ

علاوہ ازیں میرا مہر پانسو روپیہ ہے۔ جو کہ ابھی تک میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میری اس ساری جائیداد کی مجموعی تعداد سات سو چالیس روپے ہوتی ہے۔ میں اس کے ساتویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور کوشش کروں گی کہ حصہ وصیت کردہ کو اپنی زندگی میں ادا کر دوں نیز اگر میرے مرنے پر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ یا مجھے آج کے بعد کوئی اور جائیداد حاصل ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی جس قدر حصہ میں اپنی زندگی میں ادا کر دوں وہ منہا کر دیا جائے گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامتہ ہاجرہ۔

گواہ شد۔ محمد حنیف ملٹری ڈیری فارم لاہور چھاؤنی۔ گواہ شد:۔ ابو العطاء جالندھری قادیان۔

نمبر ۵۳۳۱ فضل احمد ولد منشی نور محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ آرا کشی عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ہرسیاں ڈاکخانہ دیا لگڑھ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میرے والد صاحب بفضلہ تعالٰے حیات ہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد بصورت ملازمت آرا کشی مبلغ للعہ روپے ہے۔ جو کہ کم وبیش ہوتی رہتی ہے۔ جس کی اطلاع میں انشاءاللہ دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ مستری فضل احمد بقلم خود۔ ہرسیاں حال امرتسر کٹڑہ کرم سنگھ

گواہ شد:۔ عبد الرحمٰن برادر کلاں موصی ہرسیاں۔ گواہ شد بدر دین بقلم خود ہرسیاں حال امرتسر۔

چند ڈاکٹروں کی ضرورت

ایک ریاست میں چند سب اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مع نقول سندسرٹیفکیٹ چھوڑ کر نظارت ہذا میں جلد ارسال فرمائیں۔ ناظر امور خارجہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے مجرب نسخہ جات آپ کے شاگرد کی دوکان سے

حبوب عنبری (رجسٹرڈ) یہ گولیاں عنبر مشک موتی زعفران اور دیگر قیمتی اجزاء سے مرکب ہیں۔ ان گولیوں کا استعمال ان لوگوں کے لئے جن کی قوت رجولیت کم ہو چکی ہو۔ اعصاب سرد پڑ گئے ہوں۔ دل ٹھنڈا ہو گیا ہو۔ سرور مٹ گیا ہو۔ چہرہ بے رونق۔ حافظہ کمزور۔ اعضائے رئیسہ سرد پڑ چکے ہوں۔ کمر درد کرتا ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ ایسی حالت میں حبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے۔ گئی ہوئی قوت واپس آجاتی ہے۔ دل میں خوشی وسرور پیدا ہوتا ہے۔ اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ اعضائے رئیسہ وشریفہ دل ودماغ طاقتور ہو جاتے ہیں۔ جسم فربہ وچست وچالاک ہو جاتا ہے گویا ضعیفی کی دشمن ہے۔ جوانی کی محافظ ہے۔ جائز حاجت مند آرڈر روانہ کریں۔ حبوب عنبری کے ایک بار کھانے سے چالیس سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہو جاتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی پندرہ روپے ۱۵ عہ

حب مفید النساء یہ گولیاں عورتوں کی مشکلکشا ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بے قاعدگی۔ کم آنا زیادہ آنا۔ ٹلوں کا درد۔ کولہوں کا درد۔ متلی۔ قے۔ چہرہ کی بے رونقی۔ چہرہ کی چھائیاں۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ اولاد کا نہ ہونا۔ وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اور بفضل خدا اولاد کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک دو روپے (عہ)

مفرح مروارید عنبری یہ ان قیمتی اجزاء سے مرکب ہے۔ موتی۔ یاقوت۔ زمرد۔ زہر مہرہ۔ خطائی۔ عنبر اشہب۔ کستوری نیپالی۔ کشتہ عقیق۔ کشتہ مرجان۔ کشتہ یشب۔ زعفران وغیرہ یہ بے نظیر مرکب دل ودماغ جگر کو طاقت دیتی ہے۔ حافظہ کو بڑھاتی ہے۔ خفقان نسیان کی دشمن ہے۔ خون کی کمی سر کے چکروں کو دور کرتی ہے۔ دل میں خوشی۔ سرور پیدا کرتی ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کیلئے اکسیر صفت ہے۔ دل کو قوی۔ بدن کو موٹا اور چہرہ کو بارونق بناتی ہے۔ ایسی مستورات جن کا دل دھڑکتا ہو۔ رحم کمزور ہو۔ ضعف جگر ہو۔ اسقاط حمل یا اٹھرا کی شکایت ہو۔ ان کیلئے مسیحائی اثر رکھتی ہے۔ ایام ماہواری کی کمی بیشی کو اصلی حالت پر لاتی ہے۔ بوڑھے جوان مرد عورت سب کے لئے اکسیر ثابت ہو چکی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ پانچ تولہ تین روپے بارہ آنہ

تریاق معدہ وامعاء یہ ایسا لاجواب مفید ترین پوڈر ہے۔ جس کے استعمال سے پیٹ کی ہر قسم کی شکایت کافور ہوتی ہے۔ درد شکم اپھارہ۔ بدہضمی۔ گڑگڑاہٹ۔ کھٹے ڈکار۔ متلی۔ قے۔ بار بار پاخانہ آنا۔ اور ہیضہ کے لئے تو اکسیر اعظم ہے۔ اس کا ہر گھر میں رہنا اشد ضروری ہے۔ ہر موسم میں اس کی ضرورت رہتی ہے۔ مندرجہ بالا بیماریوں کا تریاق ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی ۱۲ر علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر

حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول نور الدین اعظم اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۸ مئی - آج کابینہ کے اجلاس میں مسئلہ فلسطین پر غور کیا گیا۔ اور قاہرہ میں منعقدہ عرب کانفرنس کی تجاویز پر بحث ہوئی۔ حکومت اپنا فیصلہ بہت جلد ایک قرطاس ابیض کی صورت میں شائع کر دے گی۔

دہلی ۸ مئی - جرمن رائشس بنک کے سابق صدر ڈاکٹر شخت جو آج کل سیاحت ہندوستان کے لئے آئے ہوئے ہیں شملہ میں وائسرائے کے مہمان ہیں۔

برلن ۸ مئی - جرمنی کا بحری بیڑہ ڈنمارک اور ناروے کے دہانہ پر ڈنمارک اور ناروے کے درمیان بحری جنگی مشق کر رہا ہے جس میں ۴۳ جنگی جہاز اور بہت سے طیارے شریک ہیں۔ جنگ عظیم کے بعد جرمنی کی یہ پہلی بحری مشق ہے۔

ٹوکیو ۸ مئی - آج مہاراجہ کپورتھلہ نے اپنے فرزند اور برطانوی سفیر مقیم ٹوکیو کی معیت میں شاہنشاہ جاپان سے ملاقات کی۔

روما ۸ مئی - حکومت اٹلی کے سرکاری گزٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ البانیہ پر قبضہ کرنے کے سلسلہ میں اسے ۲۸ کروڑ لیرا خرچ کرنا پڑا ہے پندرہ کروڑ فوج پر۔ آٹھ کروڑ فضائی طاقت پر اور ۵ کروڑ بحری انتظامات پر۔

ماسکو ۸ مئی - روس کے نائب وزیر خارجہ آج کل بلقانی حکومتوں سے گفت و شنید کرتے پھرتے ہیں۔

لکھنؤ ۸ مئی - یوپی کے وزیر اعظم پنڈت پنت کے چار ماہ کی رخصت پر جانے کی خبر کی تردید ہو گئی ہے۔

برندابن ۸ مئی - گاندھی جی نے دربار ویرداالا کو بذریعہ تار مطلع کیا ہے کہ میں جمعہ کے روز راجکوٹ پہنچوں گا۔ کیونکہ میں اپنے ساتھیوں کو چھوڑ نہیں سکتا آئندہ اقدام کے متعلق لکھا ہے کہ مجھے جو روشنی نظر آئے گی۔ اس کے مطابق عمل کروں گا۔ فی الحال کوئی پروگرام نہیں بنا سکتا۔

لنڈن ۸ مئی - دار العوام میں وزیر جنگ نے کہا کہ یکم سے ۲۹ اپریل تک برطانوی فوج میں ۴۷۳۵ رنگروٹ باقاعدہ بھرتی ہو چکے ہیں۔ اور رضاکار فوج میں ۸۰ ہزار۔

لنڈن ۸ مئی - آج لنڈن میں سخت زلزلہ آیا لیکن نقصان جان کوئی نہیں ہوا۔

دہلی ۸ مئی - بہار اسمبلی نے ایک منی لینڈرز ایکٹ پاس کیا تھا ساہوکاروں نے اس کے متعلق ہائی کورٹ میں مقدمہ دائر کیا تھا کہ اسمبلی کو اس کا حق ہی نہیں آج اس سلسلہ میں بحث ختم ہو گئی - اور فیصلہ محفوظ رکھا گیا۔

بمبئی ۸ مئی - حکومت بمبئی نے بعض سرکاری اور غیر سرکاری اصحاب پر مشتمل ایک کمیٹی اس غرض سے مقرر کی ہے - جو صوبہ سے رشوت کا مکمل انسداد کرے۔

بمبئی ۸ مئی - دار العوام لنڈن کے سپیکر نے اس امر کی اجازت دیدی ہے کہ دادا بھائی نوروجی کی تصویر ہاؤس میں آویزاں کی جائے۔ آپ کانگرس کے اولین بانی اور ہاؤس آف کامنز کے ممبر رہ چکے ہیں۔

لکھنؤ ۸ مئی - یوپی اسمبلی میں یہ ریزولیوشن پاس ہو گیا - کہ کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا کے اس صوبہ میں جتنی شاخیں ہیں - ان سے پابندیاں ہٹائی جائیں اور گورنمنٹ ہند سے سفارش کی جائے کہ وہ اس پارٹی کی سنٹرل کمیٹی پر سے پابندیاں دور کر دے۔

ہری پور ۸ مئی - ہزارہ کے ڈپٹی کمشنر نے اعلان کیا ہے - کہ چونکہ جدون قبیلہ نے سرکاری علاقہ کے مفروروں کو پناہ دی ہے - نیز ادھر آکے ڈاکہ ڈالا ہے - اس لئے ان کے جملہ افراد کو بلا امتیاز ضلع ہزارہ میں آنے کی ممانعت کر دی گئی ہے - اور ضلع ہزارہ کے لوگوں کو بھی ان کے ساتھ تعلقات رکھنے سے روک دیا گیا ہے - یہ حکم تا اطلاع ثانی نافذ رہے گا۔

امرتسر ۸ مئی - لاہور میں جو کسان موومنٹ جاری ہے - اس کے سلسلہ میں ایک وار کونسل بنا دی گئی ہے اور اسے اختیار دیا گیا ہے کہ یونینسٹ پارٹی کو ضعف پہنچانے کے لئے اس کی تمام مخالف پارٹیوں کا تعاون حاصل کرے۔

برندابن ۸ مئی - گاندھی سیوا سنگھ کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے سردار پٹیل نے کہا - کہ میں جو کام بھی کرتا ہوں وہ اول تو گاندھی جی کی منظوری سے اور نہیں تو ان کے ایماء سے ضرور کرتا ہوں۔ لوگ مجھے ہٹلر کہتے ہیں۔ لیکن سب سے بڑے ہٹلر گاندھی جی ہیں۔ بعض صوبوں میں میرے خلاف پروپیگنڈا جاری ہے - اور گو ہمارے ذرائع محدود ہیں - مگر اس کا یہ مطلب نہیں - کہ ہم ان کا جواب نہ دیں۔

لنڈن ۸ مئی - آج دار العوام میں وزیر اعظم نے کہا - کہ پولینڈ کی حکومت اس امر سے پوری طرح آگاہ ہے - کہ ہم جرمنی کے ساتھ لڑائی کے بجائے اس کی صلح کو دیکھ کر بہت خوش ہونگے

بمبئی ۸ مئی - میونسپل کارپوریشن میں ایک تحریک پیش کی گئی تھی کہ شہر کو ہوائی حملوں سے محفوظ رکھنے کے لئے احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں۔ لیکن میئر نے اس بناء پر اسے پیش کئے جانے کی اجازت نہ دی - کہ اس امر پر بحث کارپوریشن کے دائرہ اختیار سے باہر ہے

بھوپال ۸ مئی - ریاست ہذا میں دیا سلائی کے لئے ایک نہایت موزوں لکڑی دریافت ہوئی ہے جس سے ہندوستان میں اس صنعت کو بہت فائدہ پہنچنے کی امید ہے۔

انقرہ ۸ مئی - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ روس اور ترکی کے مابین سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
فارم ا

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی سورم سنگھ ولد ٹوبن سنگھ ذات راجپوت سکنہ سندھووال تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے - اور یہ کہ بورڈ نے بمقام حاجی پور درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۳۹ء مقرر کیا ہے۔ لہٰذا اجائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۳۹ء (دستخط) جناب خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی - اے

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
فارم ا

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی گوپالا ولد گنگو وکلنان ورچے کرن پسران گوپالا ذات چاہنگ سکنہ ڈہر تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام حاجی پور درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۰ مئی ۱۹۳۹ء مقرر کیا ہے۔ لہٰذا اجائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی - اے

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور (بورڈ کی مہر)

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی